جملہ حقوق محفوظ

۴۸۶
۹۲

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

الحمد للہ کہ درین زمان نسخۂ نادر روزگار در منقبت سید بدیع الدین قطب المدار علیہ الرحمۃ والرضوان

مُسَمّٰی

گوہر آبدار

عرف

زندہ شاہ مدار

مصنفہ ومولفہ

خادم الفقراء محمد عمر طبقاتی مداری خلیفۂ طریقت خاندان عالیہ مداریہ (رضی اللہ عنہ)

ساکن موضع بدہولیا ڈاکخانہ ایزٹ نگر ضلع بریلی

حسب فرمائش

جناب منشی حبیب اللہ صاحب طبقاتی مداری (ادپٹواری) ساکن موضع کھونڈارہ ضلع پیلی بھیت

بریلی الیکٹرک پریس بریلی

طبع شد

MadaariMedia.Com

دم مدار
بیڑا پار
MADAARI MEDIA
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۃ

اما بعد فقیر نے جو یہ کتاب گوہر آبدار عرف زندہ شاہ مدار تصنیف کی ہے اس میں سرکار ابد قرار مختار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی نعت شریف شجرہ ومنقبت در شان اولیائے عظام وبزرگان دین کے بڑی دلچسپی کے ساتھ درج کیے ہیں۔ شائقین میلاد خواں اور عقیدتمندان اولیائے ربانی کے لیے گوہر آبدار ہے۔

حال ہی میں فقیر نے ایک کتاب بنام کرامات مدار عرف قصہ بی بی نصیبہ حصہ ماہ اگست ۱۹۵۴ء میں شائع کی تھی بفضلہ تعالیٰ وہ کتاب ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی۔ ظاہر ہے کہ عبارت نثر کو نظمی منزل پر پکڑا کر دینا شعرائے کرام کا کام ہے مجھ ناقابل میں وسعت کہاں اس لیے وہ کتاب شاعرانہ حیثیت سے ناقابل رہی لیکن محبان اولیاء اللہ نے مجھ ناچیز کو ہمت افزائی کے ساتھ دوسری کتاب لکھنے پر مجبور کر دیا۔ لہٰذا اہل علم حضرات سے التماس ہے کہ جس جگہ بھول چوک دیکھیں تو بعجوا الانسان مرکب من الخطاء والنسیان تصور کرکے چشم پوشی فرمائیں اور فقیر کے حق میں دعائے خیر کریں۔

ضروری گزارش: ناظرین کرام اس پر آشوب وقت میں ضرورت تو یہ تھی کہ مسلمان آپس میں اتحاد واتفاق قائم رکھتے بمشکلات کے وقت ایک دوسرے کا ساتھ دیتے مگر بعض فرقہ پرستوں نے طمع زر کے مقابلے مسلمانوں کو منزل سے کوسوں دور کر دیا۔ مجلس علماء میں جایئے کے جھگڑے کوئی میلاد خیر الانام کا منکر کوئی قیام تولد کا خلاف کسی کو فاتحہ خوانی سے انکار اولیائے ربانی کے تصرفات کا مخالف کسی کے نزدیک یا رسول اللہ کہنا شرک وغیرہ معاذ اللہ۔ اتا صوفیا کی خدمت میں جایئے کہ انکی صحبت سے تصفیہ قلب وتزکیہ نفس وعرفان حق کا سبق ہوگا مشاہدات ومجاہدات کا صحیح درس ملیگا مگر ایسا نہیں بلکہ ایک دوسرے سے متعصب رافضی طرح غوث وقطب کے مدارج اعلیٰ پر بڑائی وچھوٹائی کے سوالات۔ کوئی حضرت سید بدیع الدین مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات وکرامات کا منکر خاندان وتسلسل کا سخت مخ...

کسی کے نزدیک سلسلہ نقشبندیہ منقطع۔ معاذ اللہ۔ الغرض فقیر نے کتاب بنام کرامات میں حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی ایک کرامت حضرت بی بی نصیبہ صاحبہ جو خواہر حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہیں ان کے حالات میں کتب معتبرہ سے قلمبند کر کے شائع کی تھی مخالفین نے بڑی چہ می گوئیاں کیں مگر میں نے صبر و استقلال سے کام لیا۔

ضرورت تو یہ تھی کہ میں اسکے جواب میں مدعیانِ خاندانِ عالیہ قادریہ کے بعض تصنیفات و روایات جو در شانِ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر ہیں علمائے محققین و مصنفین کے روبرو لاکر بے نقاب کرتا مگر میں نہیں چاہتا کہ جماعت صوفیہ میں فرقہ بندی ہو۔ مگر مخالفین نہیں مانتے مجھے افسوس ہے کہ اجرائے سلسلہ عالیہ مداریہ کا ثبوت مخالفین کی کتب معتبرہ میں موجود بلکہ اکثر منسلکین خاندان قادریہ کے شجرات نسبت و فیضان مدار سے مالا مال مگر ان ناعاقبت اندیش انسانوں کو اس پر غور نہیں ہوتا کہ ہر تشنہ لب دریائے معرفت الٰہی کا متلاشی ساحل ہی پر پہونچکر سیراب ہوتا ہو مثالی طور پر اگر حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی نہر عرفان الٰہی سے خشک ہو جاتی تو حضرت سیدنا اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو خلیفۂ اجل سرکار سرکاراں حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کے ہیں اس نہر بے آب سے اپنی تشنگی نہ بجھاتے۔ آپ نسبت ارادت نہ رکھتے اور نہ آپ مستفیض ہونے کا ثبوت دیتے۔ میں یہاں پر ایک مختصر سا واقعہ پیش کر کے بعض متوسلین خاندان شاہجی میاں رحمۃ اللہ علیہ پیلی بھیت کو جو سلسلۂ مداریہ پر لب کشائی کرتے ہیں بیدار کرتا ہوں تاکہ آئندہ ایسی حرکت سے باز آویں ورنہ یہ شعر صادق ہوگا۔ شعر

آتی ہے ہنسی ایسے انسان کے اوپر ... بیٹھا ہے جس ڈال پر کاٹے وہ بے خطر

دیکھئے کتاب تحفہ محمد شیر میاں المعروف بشہود غیوب جو مطبع حمیدی واقع کانپور ۱۳۲۵ھ میں چھپی ص ۳۹ سطر ۵ پر ایک واقعہ اس طرح تحریر ہے (عبارت) حضرت مولانا شاہ درگاہی محبوب الٰہی مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبان فیض ترجمان سے فقیر حقیر مولوی محمد بشیر نے یوں سنا ہے کہ آپ مادر زاد ولی تھے اور ابتدا ہی سے ذکر و شغل اور مراقبہ میں اوقات بسر کرتے تھے اور مخلوق سے علیحدگی پسند فرما کر جنگل میں اکثر رہا کرتے تھے اور ابتدائی حالت میں مداریہ خاندان سے فیض حاصل تھا اور بارہ برس ایک درخت کے اندر جس میں بیٹھے رہے۔ ناظرین کرام حضرت مولانا درگاہی محبوب الٰہی رحمۃ اللہ

حضرت محمد بشیر صاحب عرف شاہجی میاں بیلی بھیتی مذکور الصدر کے دادا پیر تھے۔ پس جب حضرت درگاہی شاہ صاحب کو خاندان مداریہ سے فیض حاصل تھا۔ تو حضرت شاہجی میاں رحمۃ اللہ علیہ نسبت فیضان مدار سے کس طرح باہر ہو سکتے ہیں اور نہ آپکے مریدین و خلفاء کے خلفاء تو پھر یہ لوگ اس کفرانِ نعمت سے اپنے پیرانِ طریقت کو ناراض کر کے خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق کیوں بنتے ہیں۔ لہذا حصولِ فیض خواہ اول ہو یا آخر مشترکہ ہو یا غیر مشترکہ اجرائے سلسلہ کا شاندار ثبوت ہے بسلسلہ معنی زنجیر

اصطلاحات صوفیہ میں سلسلہ وہ ہے کہ ایک پیر طریقت کا دوسرے پیر طریقت سے نسبتاً یکے بعد دیگرے دست بدست حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تک پہنچنا اور سراج منیر کی روشنی کا اقتباس قلوب میں مرشد کامل کی نظر عنایت سے حاصل ہوتا اور نعمات الہی سے فیضیاب ہونا۔ اگر کوئی شخص اس حقیقت سے نا آشنا ہے تو پھر وہ نہ اہل مجاز ہو سکتا ہے نہ صوفی نہ خلیفہ اس لیے کہ اس کا چراغ اسکی غفلت شعاری کی وجہ سے گل ہو گیا اب دوسروں کے قلوب منور نہیں کر سکتا خواہ وہ کتنے ہی شجرات و خلافت نامے حاصل کر چکا ہو مگر سب بیکار و بے سود ہیں۔ تعجب ہے کہ مخالفین سلسلہ حضرت شاہ مدار رضی اللہ عنہ کو کامل ولی ہونے کا اقرار بھی کرتے ہیں مگر اس نصب العین کو جو میں نے چند لفظوں میں بیان کیا ہے غور نہیں کرتے۔ میں دوبارہ کھلے لفظوں میں تحریر کرتا ہوں کہ جب منکرین سلسلہ حضرت شاہ مدار صاحب کے تقوی و طہارت عبادت و ریاضت وغیرہ کے قائل ہیں جو اصل میں رشتہ محبت ہی جناب نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا منقطع سمجھیں غلط اور بہت غلط ہے یا اس رشتہ کو جاوید کہ جو حیات غیر فانی بلکہ تکمیل انسانیت کے جملہ فرائض ادا کرتا ہو چشم تسلیم کریں۔ میں ان بعض ملاؤں کی عقل افسوس کرتا ہوں کہ وہ اس چیز پر غور نہیں کرتے کہ اگر کوئی روایت متعصبہ اس قسم کی ہو مخالف ایسے روحانی معلم کی جو بندگانِ خدا کو درس زندگانی دے رہا ہو جو بادۂ وحدت کے متوالوں کو تشنگی فانی پلا رہا ہو اس کو فنرو غ دیکر صاحب ادراک بنے۔

اسی عنوان پر ایک اشتہار کے جواب میں صدر مکن پور شریف سے اشتہار بانعام مبلغ ایک ہزار روپیہ ہوا تھا جو اپنی صداقت کے ساتھ پندرہ سال کی مدت پر پہونچا مگر مخالفین کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ سلسلہ منقطع ثابت کر کے انعام حاصل کرتے چنانچہ حال میں ایک استفتاء مولانا محمد اسلام صاحب مدرس اعظم مولانا مولوی مصطفے رضا خاں صاحب بریلوی سے حاصل کیا تھا مولانا موصوف نے

سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کو اکابر و اعاظم اولیائے کاملین لکھا اور یہ بھی واضح فرمادیا کہ جس کو انکی نسبت حاصل ہے وہ بہت اصل ہے بلکہ سوخت کہنے والوں کو شمر بد مذہب حتیٰ کہ قریب بکفر تک لکھدیا۔ فقیر نے اور جناب کلن خان صاحب طبقاتی مداری گمداپوری نے حضرت مولوی سید نقی حسن صاحب مکن پوری کی الشتہری سے طبع کرادیا۔ اس سے پیشتر پاک پٹن شریف میں فقرائے مداریہ و فقرائے رفاعیہ میں سلسلہ مداریہ کے بارے میں جھگڑا ہوا تھا۔ جو عدالت کلکٹری میں پہنچکر مقدمہ کی شکل پر قائم ہوگیا کلکٹر ضلع نے ثبوت پر یہ فیصلہ کردیا کہ سلسلہ عالیہ مداریہ بڑا مستحکم اور مشہور ہے۔ آج سے کسی خاندان کا فقیر یا مرید خواہ قادریہ ہو یا رفاعیہ ہو چشتیہ ہو یا سہروردیہ وغیرہ فقرائے مداریہ سے معاملات سلسلہ میں بحث مباحثہ جھگڑا وغیرہ نہ کریں۔ ورنہ اس کے خلاف عمل کرنے والے سزا کے مستحق ہوں گے یہ فیصلہ باضابطہ سادات دار النور مکن پور کے پاس موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو توفیق دے اور صراط مستقیم پر چلاوے اور جملہ اولیائے عظام کی سچی عقیدت دے۔ آمین

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

غنچوں میں رنگ اس کا ہے گل میں بہار ہے — گلشن کی ڈالی ڈالی اسی پر نثار ہے
مومن ہوں یا عیسائی ہوں حیوان ہوں یا بشر — سب کی زباں پہ نام خدا کی بہار ہے
مدحت سرا ہیں بلبلیں گلشن میں جابجا — چاروں طرف سے صلّ علیٰ کی پکار ہے
ناپاک منہ سے حمد و ثنا کیا کرے کوئی — بندہ یہ اس کے سامنے خود شرمسار ہے
صنعت گری کا وصف کیا اس کا کرے بھلا — ہر جا اسی کے نور کی چھائی بہار ہے
مالک وہی رحیم ہے معبود ہے وہی — خالق وہی کریم وہی کردگار ہے
شمس و قمر میں فیض مداری کے قلب میں — ہر شے میں جلوہ گاہ وہ پروردگار ہے

دیگر

نام ہے یارب اعلیٰ تیرا — ذکر ہے سب سے بالا تیرا
خود ہی خدا ہے واحد رب ہے — باپ نہ کوئی بیٹا

MadaariMedia.Com

جن و بشر کیا حیوان انسان — سب کے دہن پر نغمہ تیرا
دونوں جہاں میں تیری ثنا ہے — عرش علیٰ پر چرچا تیرا
باغ جہاں کا مالک تو ہے — شاہ و گدا ہے منگتا تیرا
مشرق و مغرب چاروں جانب — شور رہا ہے مرحبا تیرا
کوہ و سمندر تیرے ثنا خواں — ذرہ تیرا قطرہ تیرا
سنگ و شجر میں تیری جھلک ہے — شمس و قمر میں جلوا تیرا
دیر و حرم اور بتخانوں میں — جلوہ فگن ہے جلوا تیرا
تیرے کرم سے گلشن مہکے — برگ و ثمر میں جلوا تیرا
چاہے جسے کر عابد زاہد — جنت و نار پہ قبضہ تیرا
شاہ کو دم میں منگتا کر دے — بگڑے کام بنانا تیرا
چاہے جسے دے ذلت و خواری — عزت و کام بڑھانا تیرا
چاہے تو جلتی شمع بجھاوے — مردے کام جلانا تیرا

فیض کی یارب بگڑی بناوے
بد ہے تو کیا ہے بندہ تیرا

سلموا یاقوم بل صلوا علی صدر الامین — مصطفیٰ ماجاء الا رحمۃ للعالمین
ہاں ورود اس نام پر پڑھتے رہو اے سامعین — چھوڑ دو سب ذکر جب ہو ذکر ختم المرسلیں

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا و مولٰنا محمد وعلیٰ آل سیدنا ومولٰنا محمد
بعدد کل ذرۃ مأۃ الف الف مرۃ وبارک وسلم علیہ

نعت شریف

سمجھے کوئی کیا رتبہ تیرا — خالق خود ہے شیدا تیرا
العلیٰ نے عرش بریں پر — نصب کیا ہے جھنڈا تیرا
منگتا ہیں دم سے تیرے — سب کچھ شاہ زمانہ تیرا

تیرے کرم سے پلتی ہے دنیا — کھائے زمانہ صدقہ تیرا
غنچہ و گل میں کس کی مہک ہے — رنگ گلوں میں کس کا تیرا
شمس و قمر میں لعل و گہر میں — جلوہ نما ہے جلوہ تیرا
سنگ و شجر میں دیر و حرم میں — نور ہے شاہِ بطحا تیرا
کعبہ و مکہ طیبہ و بطحا — عرشِ معلیٰ ہے کس کا تیرا
ساتوں فلک کی سیر کی دم میں — سمجھے کون کرشما تیرا
پاس خدا کے جس دم پہنچے — حق بھی ہوا بے پردہ تیرا
اس نے بلاشک تجھ کو دیکھا — جس نے دیکھا جلوہ تیرا
تیرے کرم کا جو طالب ہو! — دل سے ہو پہلے شیدا تیرا
کیوں نہ ہو اس پہ فضلِ الٰہی — دل سے ہوا جو شیدا تیرا
اس کو جلائے خاکِ جہنم — جس نے پڑھا ہے کلمہ تیرا
دونوں جہاں میں آج بھی جاری — فضل و کرم کا دریا تیرا

دور نہیں ہے فضلِ خدا سے
فیضؔ جو دیکھے روضہ تیرا

دیگر

کتنا ہے پیارا خالقِ اکبر کو دیکھئے — شیدا وہ خود ہے شانِ پیغمبر کو دیکھئے
آئینہ جمالِ الٰہی ہے سر بسر — میرے نبی کے روئے منور کو دیکھئے
شمس و قمر بھی سامنے شرمندہ ہوگئے — خیر البشر کے چہرۂ انور کو دیکھئے
انگلی کے ایک اشارے سے دم بھر میں شاہ نے — ٹکڑے کیا ہے ماہ [illegible] کو دیکھئے
[illegible] ہے تاجِ شفاعت کا جن کے سر — حق کے [illegible] لب شافع [illegible]
[illegible] خو امت کے واسطے — قربان [illegible]
[illegible] نا کا تھا خیال — م [illegible]

اللہ رے صبر ظلم سہے اور دعائیں دیں
دل کی نظر سے حلم پیغمبر کو دیکھئے

ایک موٹا بستر اتھا چٹائی کھجور کی
سلطان دو جہان کے بستر کو دیکھئے

جو کی غذا پسند تھی سادہ لباس تھا
شاہ جہاں کی نعمت خوشتر کو دیکھئے

بے چین پھر رہا ہوں بھٹکتا میں دربدر
آقا ہماری حالت مضطر کو دیکھئے

اب تو مدینے جانیکو بیتاب ہوں بہت
کب ہو ابلا وا میرے مقدر کو دیکھئے

کوئی نہیں ہے فیض کی کشتی کا ناخدا
اس بے نصیب بے کس و بے پر کو دیکھئے

نعت شریف

غمخوار غریبوں کی بنا منجدھار میں آج ہماری ہے
ہم ڈوبنے والوں کو مولا طوفاں میں آس تمہاری ہے

سرکار دو عالم آجاؤ امت پہ کرم فرما جاؤ
آجاؤ خدارا آجاؤ اب ٹوٹتی آس ہماری ہے

مخلوق اشرف ہم ہی تھے کل آپکے صدقہ میں مولا
یا اب ہیں رذیلوں سے بدتر یہ عزت آج ہماری ہے

ہیں آپکے صدقے میں سب کچھ جب پیتا تھے تو کچھ بھی نہ تھا
بس آپکے جلووں کی مولا کونین میں سب کاری ہے

ہم نام تمہارا ہی لیکر دنیا میں ہیں جیتے اے آقا
اور دم سے تمہارے ہی قائم سنسار میں لاج ہماری ہے

اے نیل میں موسیٰ کے رہبر اے نوح کی نیا کے کھیوا
دن آہ کی رانسو نیں کا تا دکھ درد میں رات گزاری ہے

اس فیض مداری پہ مولا ہو جائے کرم کی ایک نظر
خوں موج تبسم بنجائے آنکھوں سے جو چشمہ جاری ہے

نعت شریف بوقت قیام

یثرب والے ... دربہ بلائے ... دید دکھا سرکار تو کلمہ کی بجا کر بانسریا
دربہ بلا ... جلوہ دکھائے ... دلکو بندھا قرار تو کلمہ کی بجا کر بانسریا

... دوں طرف ظلم وستم کی چھائی بدلیا کالی
... اب کوئی نہیں ہے حامی ...
... مختار تو کلمہ کی بجا کر ...

تڑپ تڑپ کر ہجر میں شاہا میں نے ہوش گنوائے
یاد مدینہ ہردم آوے تمہری یاد ستائے نبی جی
ہند میں شاہا جی گھبرایا اپنا دکھا تو دیار تو کلمہ کی بجا کر بانسریا

جرم و خطا سے نادم ہوں میں حق سے سفارش کرنا
بجز تمہارے حشر میں مولا کوئی نہیں ہے اپنا نبی جی
بگڑی بنانا عیب چھپانا لینا مجھے پکار تو کلمہ کی بجا کر بانسریا

آئیں فرشتے موت کے جبدم عدو ہو شیطان میرا
ملک عدم کو اس دنیا سے لادچلوں جب ڈیرا محمد
میرا سفینہ آکے ترانہ لیکر چلیں کہار تو کلمہ کی بجا کر بانسریا

شاہ مدینہ دفن ہو جبدم لحد میں لاشہ میرا
آکے فرشتے مجھ سے پوچھیں بتا کون رب ہے تیرا
گور میں آنا جلوہ دکھانا تم پہ خدا کا پیار تو کلمہ کی بجا کر بانسریا

گہرا دریا دور کنارہ کوئی نہیں ہے کھیوا
بیچ بھنور میں آن پڑا ہے فیض حزیں کا بیڑا نبی جی
شاہ زمانہ سنلو فسانہ کشتی کر دو پار تو کلمہ کی بجا کر بانسریا

نعت شریف بوقت قیام

عرش بریں سے فرش زمیں پر آمنہ کے گھر آئے محمد
نغمہ یہ ہے ہر ایک زباں پر آمنہ کے گھر آئے محمد
دہر میں چھایا نور خدا ہے آج زمیں بھی عرش علی ہے
وجد میں ہے خود خالق اکبر آمنہ کے گھر آئے محمد
غنچے چٹکے پھول ہیں مہکے شاخ گلوں پر مرغ ہیں چہکے
سارا جہاں ہے خلد سے بہتر آمنہ کے گھر آئے محمد
حور و ملک کی بھیڑ

شور مچا ہے مکے میں گھر گھر آمنہ کے گھر آئے محمد

کعبہ خوشی میں جھوم رہا ہے جو بت ہے وہ اوندھا گرا ہے
رہ گئی بزمِ کفر الٹ کر آمنہ کے گھر آئے محمد

چھایا ہے سر پہ نورِ وحدت جوش پہ ہے دریائے رحمت
رحمتِ عالم شافعِ محشر آمنہ کے گھر آئے محمد

مومنو اٹھو خدمتِ شہ میں پیش کریں صلوات کی نذریں
ہادیٔ دیں خالق کے پیمبر آمنہ کے گھر آئے محمد

سب کے حامی سب کے والی شان ہے اعلیٰ فیض مداری
بزمِ جہاں میں رحمت بنکر آمنہ کے گھر آئے محمد

سلام

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلواۃ اللہ علیک

مبارک ہو جہاں میں آج محبوبِ خدا آئے مبارک ہو جہاں میں شافعِ روزِ جزا آئے
شہنشاہِ جہاں آئے وہ تاجِ اصفیا آئے خدا خود جس پہ شیدا ہے وہی نورِ خدا آئے
آگئے وہ نورِ وحدت آگئے وہ شانِ رحمت ہو گئی کافور ظلمت بڑھ گئی کعبہ کی عظمت
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

مبارک امتِ عاصی کو وہ سرکار آپہونچے ہمارے بخشوانے کو شہِ ابرار آپہونچے
بشر جن و ملک حور و پری کہتے ہیں خوش ہو کر سلامی دو جہاں میں احمدِ مختار آپہونچے
آئے وہ امت کے سرور آئے وہ بھٹکوں کے رہبر حور و غلماں آئے گھر کر کہتے ہیں آقا کے در پر
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

شجر [illegible] ہم یا محمد آپکی تعظیم کرتے ہیں پئے تسلیم آ آ کر حجر قدموں میں گرتے ہیں
[illegible] چار دیواری تو بت کعبہ میں بول اٹھے کہ ہم اقرار کرتے ہیں
[illegible] ابتا [illegible] آگئے تاجِ شفاعت آگئے بحرِ سخاوت

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

مجھے بھی اپنے روضے پہ بلانا یا رسول اللہ مجھے بھی چہرۂ انور دکھانا یا رسول اللہ

دکھائے آفتاب حشر جب تیزی غلاموں کو انھیں دامانِ رحمت میں چھپانا یا رسول اللہ

جرم عصیاں سے چھڑانا حشر میں تم بخشوانا نارِ دوزخ سے بچانا اپنے دامن میں چھپانا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

مجھے طوفانِ عصیاں سے نکالو یا رسول اللہ ارے ڈوبی میری کشتی سنبھالو یا رسول اللہ

میں گرداب گناہ میں ہوں پھنسا ہچکولے کھاتا ہوں مجھے اب بحرِ عصیاں سے نکالو یا رسول اللہ

بحرِ عصیاں میں ہی پڑا دل ہے اب بے چین میرا موجِ طوفاں نے ہی گھیرا کون ہے اس وقت میرا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

مجھے بھی یا محمد آپ کا دیدار ہو جائے عنایت کی نظر مجھ پہ میرے سرکار ہو جائے

نزع کے وقت جب شیطاں عدوِ دین و ایماں کا مجھے اس وقت اے مولا تیرا دیدار ہو جائے

جلوۂ قدرت دکھانا مرگ کو آساں بنانا مکرِ شیطاں سے بچانا اپنا تم جلوہ دکھانا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

شفیعِ عاصیاں جانے لگیں جب باغِ جنت میں تمنا ہے چھپا لیں مجھکو بھی دامانِ رحمت میں

عطا فرمائیں جب دم جام کوثر اپنے ہاتھوں سے قصیدہ جھوم کر میں بھی پڑھوں مولا کی مدحت میں

مالکِ خلدِ بریں ہو عرش کے مسند نشیں ہو زینتِ فرشِ زمیں ہو دولتِ ایمان دیں ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

سلام اُن پہ پڑھو ہر دم محمد نام ہے جنکا زمانے بھر کی بگڑی کو بنانا کام ہے جن کا

ہمارے ناخدا ہیں وہ حبیبِ کبریا ہیں وہ بھنور سے ڈوبتی کشتی ترانا کام ہے جن کا

تو سلام امت کے سرور ہو کرم فیضِ حزیں پہ ہیں سیاہ عصیاں کے دفتر بخشو میرے پیمبر

یا نبی سلام علیک یا رسو[...]

یا حبیب سلام علیک

معجزہ خاکپائے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم)

(روایت یہودی نابینا)

کروں حمد و ثنا پہلے خدائے پاک برتر کی — سناؤں داستاں پھر میں شفیع روز محشر کی

روایت میں لکھا ہے ماجرہ اس طور سے سن لو — فضیلت خاکپائے مصطفیٰ کی غور سے سن لو

عدوئے مصطفیٰ تھا اک یہودی شہر مکے میں — عداوت تھی بھری کمبخت کے ناپاک سینے میں

جلا کرتا تھا وہ نام محمد لینے والوں سے — عداوت رکھتا تھا اُن سے محبت کرنیوالوں سے

یہودی ہو گیا تھا کور مرضیٔ الٰہی سے — بہت بے چین رہتا تھا وہ آنکھوں کی تباہی سے

طبیبوں نے بہت کی کوششیں کچھ بھی نہ بن آئی — نہ آئی تھی نہ واپس آتی پھر آنکھوں میں بینائی

تھی ایک دختر یہودی کی وہ تھی پیاری بہت اسکو — کہا بے چین ہوں بیٹی دوا کوئی بتا مجھکو

محبت رکھتی تھی لڑکی وہ سرکار رسالت سے — شرف بھی کر چکی حاصل وہ اس نورِ ہدایت سے

سُنی اُس نے بھی تھی تعریف اس نورِ مجرد کی — کہ ہے کحل البصر انساں کو خاکِ پا محمد کی

اجازت باپ سے لیکر گئی حضرت کی خدمت میں — اٹھا لائی وہ خاکِ پا محمد دست الفت میں

یہودی سے کہا آکر عفو میری خطا کیجیے — دوا لائی ہوں اے ابا یہ آنکھوں میں لگا لیجیے

دوا بیٹی سے لیکر جب لگائی اپنی آنکھوں میں — دوبارہ روشنی قدرت سے پائی اپنی آنکھوں میں

ہوا حیران جب دیکھا عجب یہ ماجرا اُس نے — دوا لائی کہاں سے تو یہ بیٹی سے کہا اُس نے

کہا دختر نے بتلاتی ہوں میں جو راز ہے بابا — محمد کی یہ خاکِ پا کا سب اعجاز ہے بابا

سنا کافر نے جب دختر کے منہ سے نام حضرت کا — تو فوراً ہیجا دشمن بنا اُس نورِ وحدت کا

کہا دختر سے اے کمبخت تو نے قہر ڈھایا ہے — مرے دشمن کی خاکِ پا کو آنکھوں میں لگایا ہے

ہزاروں درجہ بہتر تھا مجھے تکلیف سہہ لینا — تھا اس آرام کے عوض مجھے اندھا ہی رہ لینا

معافی کے نہیں قابل ہے [illegible] — اڑا دوں تیری گردن ہی یہی بیشک سزا تیری

[illegible] ٹھنڈی [illegible] — ہے مانع شفقت پدری جو ہاتھ اٹھتا نہیں میرا

چھری کی نوک سے آنکھوں کو اپنی پھوڑ وہ بیٹھا

مگر اللہ کی قدرت عجب اس کو نظر آئی | فگار آنکھیں ہوئیں لیکن نہ کم ہو پائی بینا
ندا پھر غیب سے آئی کہ اے ظالم تو ناداں ہے | یہ ہے نورِ خدا جو تیری آنکھوں میں نمایاں ہے
گئی ہے اور نہ جائیگی اے ظالم روشنی ان کی | گھٹانا چاہے گا جتنی ہوگا تم روشنی ان کی
صدائے غیب سنکر دل میں پچھتانے لگا ظالم | کہا بیٹی سے اب اپنی خطاؤں پر ہوں میں نادم
گرا سجدہ میں وہ ظالم ہوا نادم خطاؤں سے | کیا اللہ سے توبہ ڈرا اپنی خطاؤں سے
پکارا کانپ کر میں ہوں تمہارا یا رسول اللہ | چھپا نا اپنے دامن میں خدارا یا رسول اللہ
کہا بیٹی سے اب لے چل نبی کی مجھکو خدمت میں | کہ دلوا دے جگہ اب مجھکو بھی دامانِ رحمت میں
پہنا کر قید آہن باپ کے پھر جسم لاغر میں | وہ دختر لے چلی قیدی کو دربارِ پیمبر میں
حضورِ سرورِ عالم ادب سے سر کو نیوڑھایا | پھر الفاظ میں پیشِ محمد یوں ہوئی گویا
یہودی ہے یہ میرا باپ اور جابر ہے ظالم ہے | مگر اب اپنی سب پہلی خطاؤں پر یہ نادم ہے
معافی کے لیے آیا ہے دربارِ رسالت میں | اسے بھی اب جگہ دیدیجئے دامانِ رحمت میں
عنایت ہو تو یہ بھی صاحبِ ایمان ہو جائے | پڑھے حضرت کا کلمہ داخلِ اسلام ہو جائے
سنی فریاد دختر کی تو بیتاب ہو گئے حضرت | کرم افگن یہودی پر ہوئی اللہ کی رحمت
پڑھا کر کلمۂ توحید حضرت نے محبت سے | نوازا رحمۃ للعالمیں نے نشانِ رحمت سے

تمہارا فیض ہے گردش کا مارا یا رسول اللہ
ہوا اس پر چشمِ رحمت کا اشارہ یا رسول اللہ

اَللّٰھُمَّ صلِ علیٰ سیدنا ومولٰنا محمد وعلیٰ اٰلِ سیدنا ومولٰنا محمدن النبی الامی
وعلیٰ اٰلہ المدد المدد یا بدیع۔ حق اللہ محمد مدار

رباعی

(اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ)

بیا کہ اوجِ کمالات را ظہور اینجاست | بیا کہ مرجعِ سر قیصر و قصور اینجاست
جنابِ اقدس شاہنشہ مدارِ جہاں | بیا کہ دی [illegible] کہ نور اینجاست
یمدار دو جہاں کعبۂ و ایمان مدد دے | نو نہال حی [illegible]

MadaariMedia.Com

منقبت شریف در شان شمس العارفین امام المتقین سرکار سرکاراں حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محبت میں میرے آقا کی جو سرشار ہو جائے
تو حامی اُس کا بیشک احمد مختار ہو جائے

مدار العالمیں وہ ناخدا ہے بحر ہستی میں
جو اُن کا نام لے طوفاں سے بیڑا پار ہو جائے

شہ زندہ مدار دو جہاں کو یاد جو کرلے
تو فوراً ڈوبتی کشتی بھنور سے پار ہو جائے

میری بھی لاج رکھنا صدقہ اپنے جد امجد کا
کہیں رسوا نہ محشر میں ترا بیمار ہو جائے

میرا دل چاہتا ہے اتنی تابانی تصور کی
نظر پڑ جائے جس شے پر ترا دیدار ہو جائے

مجھے آسان ہو جائے یہ مشکل زندگانی کی
تمہارے ہجر میں جینا اگر دشوار ہو جائے

مجھے جینے کا لطف آئے مزہ دے زندگی میری
اگر دل کو تمہارے عشق کا آزار ہو جائے

کہیں قسمت سے مل جائے اگر خاکِ درِ اقدس
تو اچھا ایک پل میں آپ کا بیمار ہو جائے

نصیب اپنا چمک اُٹھے بلائیں سر سے ٹل جائیں
زیارت روضۂ اقدس کی گر اک بار ہو جائے

ہر ایک ابدال اور غوث و قطب معلوم ہے تیرا
نہ رے تابع نہ کیوں آقا در و دیوار ہو جائے

گلی کوچہ مکن پور کا گل گلزار ہے تم سے
میرا بھی قلب روشن اے مرے سرکار ہو جائے

بوقت نزع جب شیطان عدو ہو دین و ایماں کا
مجھے اس وقت اے مولیٰ ترا دیدار ہو جائے

کہیں امید ہی امید میں ایسا نہ ہو آقا
فنا دنیا سے تیرا طالبِ دیدار ہو جائے

لحد میں فیض کی اپنے میرے سرکار آ جانا
تمہارے نور سے مدفن میرا گلزار ہو جائے

دیگر

مدار العالمیں نورِ محمد نورِ وحدت ہے
وہی ساری خدائی میں شہنشاہِ ولایت ہے

بشر کیا کر سکے توص[illegible]ور رفعت کی
کیا خالق نے خود انکو شہنشاہِ ولایت ہے

[illegible]ریف کیا انکی
کہ جب اللہ نے بخشا انہیں تاجِ ولایت ہے

نبی کی آنکھ کے تارے علی حسنین کے پیارے
تو گلشن میں ولایت کے گل رنگیں ہدایت ہے
مقامِ صمدیت حاصل کیا منزل ہی ہستی کی
نبی کے ہاتھ سے کھائی خدا کی تم نے دعوت ہے
اسی دعوت کو کھا کر عمر بھر کھانا نہیں کھایا
جو ہے نور الٰہی اُسکو کیا کھانیکی حاجت ہے
کیا اسلام کو زندہ دلوں کو زندگی بخشی
تمہیں نے ہندوا یوں کو دکھائی راہ جنت ہے
بدل دیں قسمتیں اک آن میں ہم بدنصیبوں کی
تہا جس کی طرف اٹھی تمہاری چشم راحت ہے
عدوئے قطب عالم ہے عدو شاہ مدینہ کا
جو ان کا دوست ہے بیشک نبی کی اسپہ رحمت ہے
نہیں عرفان کرسکتے تمہاری شان عظمت کا
نبی کی آل سے جنکے بھری دل میں کدورت ہے
زیارت ہوگئی اس کو شفیع روز محشر کا
کہ جسنے دیکھ لی سید بدیع الدین کی تربت ہے
بسا کر دل میں نور حق بنا کامل ولی بیشک
جسے حاصل مدار دوجہاں کے در کی نسبت ہے
ہوئی فضلِ خدا سے آتش دوزخ حرام اسپر
ملا قطب زماں کا جسکے دل کو سوز الفت ہے
تمہاری خاک در تاج سر وحشت جو ہو جائے
تو پھر دیوانہ سمجھے یہ کہ دنیا میں حکومت ہے

ضرورت فیض کو تیرے نہیں گلزار جنت کی
میسر اس کو اے آقا تیرے کوچے میں جنت ہے

دیگر

تمہاری یاد جس دم اے میرے سرکار آتی ہے
تو لب پر آہ بنکر میری جان زار آتی ہے
تڑپتا ہے دلِ مضطر کبھی آقا میرے غم سے
دھواں بنکر لبوں پر آہ دل افگار آتی ہے
گھٹائیں ظلم کی چھائی ہیں سر پہ اے میرے آقا
بھنور میں دین کی نیا میرے سرکار آتی ہے
[illegible] عالمیں تو ہے شہا نور نبی تو ہے
تیرے مرقد سے بوئے احمد مختار آتی ہے
[illegible] آگ ہے جب دم تمہارے عشق کی مولا
جلا کر دل کی امیدیں جگر کے پار آتی ہے
ہو ہند کے سلطان تمہیں سرکار سرکاراں
تمہارے در پہ شاہوں کی جبیں خم دار آتی ہے
[illegible] ہیں کہ جلکر خاک ہو جاتی ہے وہ فوراً
کوئی عورت جواب بھی [illegible] دربار آتی ہے
[illegible] غنچہ جس نے سراج الدین کی ہستی کو
وہ اعدا تک نہیں [illegible] بار آتی

نہیں کچھ منحصر اپنوں سے ہے آقا تیرے در پر
سلامی کے لیئے دنیا سہر در بار آتی ہے
تمہارے در سے جلووں کی مجھے بھی بھیک مل جائے
میرے مولا صدا دل سے یہی ہر بار آتی ہے
تمہارا فیض یہی آسرا دن رات تکتا ہے
بلاوے کی خبر کب تک میرے سرکار آتی ہے

دیگر

تمہیں ہو نور یزدانی بدیع الدین نورانی
تمہیں ہو پیر لاثانی بدیع الدین نورانی
شہ سلطان عالم تم کو دربار نبوت سے
ملا ہے تاج سلطانی بدیع الدین نورانی
مکان و لامکاں پر بھی زمین و آسماں میں بھی
ہے تیری منقبت خوانی بدیع الدین نورانی
غریبوں کا بھروسہ ہے یتیموں کا سہارا تو
ہے تیرا فیض لاثانی بدیع الدین نورانی
عطا کرتا ہے خنکی اور سکوں دلمیں غلاموں کے
ہے تیرا ذکر لاثانی بدیع الدین نورانی
رہائی مل گئی اس کو عذاب قبر محشر سے
ہے جس نے قدر پہچانی بدیع الدین نورانی
مدار دو جہاں آکر خبر لیجو میری اسدم
ہے سر پہ موج طوفانی بدیع الدین نورانی
شادی زندگی جس نے شہا تیری محبت میں
ہوا محبوب ربانی بدیع الدین نورانی
میری قسمت چمک جائے جو آقا مجھکو مل جائے
تمہارے در کی دربانی بدیع الدین نورانی
تمہارا در وہی در ہے کہ جس در پہ ہزاروں کے
خمیدہ سر ہے سلطانی بدیع الدین نورانی
کفن پر اے عزیزو تم میرے یہ بات لکھدینا
کہ یہ منگتا ہے دربانی بدیع الدین نورانی
چلیں احباب لیکر جب غریب میرے جنازے کو
سنائیں منقبت خوانی بدیع الدین نورانی
تمہارا فیض ہے مدت سے پیاسا ہے شہ عالی
پلا دو جام عرفانی بدیع الدین نورانی

دیگر

مشکل میں یاد کرتے ہیں
تو وہ قید مصیبت سے انہیں آزاد کر

ہمارے کام سب بگڑے ہوئے بنتے ہیں اک دم میں
مدار العارفین کو جس گھڑی ہم یاد کرتے ہیں

لحد سے اُٹھکے مردے کلمۂ توحید پڑھتے ہیں
زباں سے قم باذنی آپ جب ارشاد کرتے ہیں

بلا دو روضۂ اقدس پہ ابتدائے شہر والا
کہ ہم حرماں زدہ مدت سے یہ فریاد کرتے ہیں

ترے دلکو گوارا کس طرح ہے اے میرے مولا
ستم ہے تیرے بندوں پر ستم جلاد کرتے ہیں

تعجب کیا جو ہم گریہ کناں ہیں تیری چوکھٹ پر
تیری سرکار میں جن و ملک فریاد کرتے ہیں

سلاطینِ جہاں محتاج ہیں تیری عنایت کے
سبھی غوث و قطب مشکل میں تجھکو یاد کرتے ہیں

اسی امید پہ قائم رہے یہ فیض خستہ دل
دلِ برباد غم کو آ کے کب برباد کرتے ہیں

دیگر

منبعِ فیضِ کبریا پیر میرے مدار ہیں
شمعِ دینِ مصطفے پیر میرے مدار ہیں

نورِ نگاہِ مرتضیٰ دلبرِ شاہِ کربلا
راحتِ جانِ فاطمہ پیر میرے مدار ہیں

ملکِ وفا کے بادشاہ راہِ ولا کے رہنما
کشتیٔ دل کے ناخدا پیر میرے مدار ہیں

ولیوں میں شاہِ اولیا پیر وہی ہیں پیر حق نما
آئینۂ خدا نما پیر میرے مدار ہیں

انکو کھلایا خلد کا کھانا رسولِ پاک نے
واقفِ لذتِ بقا پیر میرے مدار ہیں

روضے پہ ان کے اصفیا ہوتے ہیں آ کے جبہہ سا
کہتے ہیں دل سے اولیا پیر میرے مدار ہیں

دہر میں دین کے رہنما قبر میں ہیں حاصلِ بقا
واصلِ ذاتِ کبریا پیر میرے مدار ہیں

آتشِ ذاتِ کبریا جسکے ہے دل میں شعلہ زن
ایسے مریض کی دوا پیر میرے مدار ہیں

میرے جنونِ عشق کا ہوگا کسی سے کیا علاج
عیسیٔ دردِ لا دوا پیر میرے مدار ہیں

جیتے ہیں مردے آج بھی جسکے مزار پاک پر
ایسے مسیح جانفزا پیر میرے مدار ہیں

طالبِ حق جو ملگیا حق سے ملا دیا اُسے
رہبرِ راہِ حق رسا پیر میرے مدار ہیں

محشر کی سختیوں کا غم تمکو ہے کیوں بنی حسن
جبکہ تمہارے پیشوا پیر میرے مدار ہیں

فیضِ مداری دن بدن چھولے پھلے نہ کیوں بھلا
چشمۂ فیضِ مصطفے پیر میرے مدار ہیں

دیگر

فرقتِ غم کی داستاں انکو سنائی جائے گی
اب تو درِ مدار پہ دھونی رمائی جائیگی

کچھ نہیں جب زندگی مقصد دل کے سامنے
اب تو درِ مدار پہ ہستی مٹائی جائیگی

شربتِ دید مجھکو جو بخشا نہ آپ نے حضور
قلب جگر کے خون سے پیاس بجھائی جائیگی

ظلم و ستم کی آندھیاں آتی ہیں آئیں غم نہیں
چوٹ ستم کی جو پڑے سینہ پہ کھائی جائیگی

صبر تو کر دلِ حزیں آئیگا وہ بھی دن کہ جب
تیری درِ مدار پہ بگڑی بنائی جائیگی

پائے گا خلد وہ ضرور رحمت کردگار سے
عشق مدار کی جھلک جس میں بھی پائی جائیگی

پہونچا بھی فیض پر جفا بارگہ مدار میں
حالت دل مگر انہیں کیسے دکھائی جائیگی

دیگر

اس قدر اوج پہ سرکار ہے درجہ تیرا
کہ سمجھنا ہمیں دشوار ہے رتبہ تیرا

صیقلِ آئینہ قلب ہے جلوہ تیرا
مسکن جلوہ عرفان ہے روضہ تیرا

تجھ سے کی جس نے محبت وہ خدا تک پہنچا
اس قدر نام ہے اللہ کو پیارا تیرا

جو ہے سرکار ولایت وہ ہے درجہ تیرا
سر خمیدہ ہیں سلاطیں وہ ہے روضہ تیرا

تیرا طالب جو ہے جنت کا طلبگار نہیں
جام کوثر کا نہیں چاہتا پیاسا تیرا

پھیلی ہے بوئے وفا گلشن عالم میں تیری
خلد ساماں ہے اک اک گل و غنچہ تیرا

تو بجھاتا ہے ہر اک تشنۂ عرفاں کی پیاس
ہے زمانہ میں رواں فیض کا دریا تیرا

اے مدار دو جہاں لینا خبر پیاسوں کی
تشنہ لب جائیں کہاں چھوڑکے دریا تیرا

کتنی غیرت ہے کہ اغیار کے دروازوں پر
ہائے افسوس پھرے مانگنے والا تیرا

بن گیا ابر کرم جو تیرے دامن میں چھپا
عرش رفعت ہے قدم چومنے والا تیرا

تلک ہوگی عطا بھیک مدار عالم
ہاتھ پھیلائے کھڑا در پہ ہے منگتا تیرا

MadaariMedia.Com

صدقہ بٹتا ہے شہا دونوں جہاں میں تیرا — بزم کونین میں پھیلا ہے اُجالا تیرا
زندہ ہوتے ہیں تیرے حکم سے مُردے اب بھی — یعنی ہے زندہ لقب قطب زمانہ تیرا
مرتے دم اتنی تمنا ہے میری تم سے شہا — دل میں ہو یادِ خدا لب پہ ترانہ تیرا
جب نکیرین کریں فیضؔ سے مرقد میں سوال
کلمۂ حق یہ پڑھے مار کے نعرہ تیرا

دیگر

مدارِ جہاں ہیں شہنشاہ عالی — یتیموں کے آقا غریبوں کے والی
مکن پور والے دوہائی ہے تیری — ہے چھائی ستم کی گھٹا کالی کالی
میں شاہِ مدارِ دو عالم کے صدقے — کہ جسنے غلاموں کی بگڑی بنائی
غلاموں کا تیرے ہے دشمن زمانہ — بتا ہم دکھائیں کسے خستہ حالی
تیرے در پہ آکر مدارِ دو عالم — سلاطینِ عالم نے گردن جھکالی
پکارا ہے جب تمکو طوفانِ غم میں — میری ڈوبتی کشتی تم نے سنبھالی
ارے زاہدو تم تو جنت کو جاؤ — میں پکڑوں گا آقا کے روضہ کی جالی
ہوں اس پر بھی نظرِ عنایت کی آقا — تیرے نام لیوا کی جھولی ہے خالی
جو لیجائے قسمت تیرے آستاں پر — تو پلکوں سے جھاڑوں میں روضہ کی جالی
ہیں اقطاب و اغواث زندہ تمہیں سے — تمہیں نے ہے اسلام میں روح ڈالی
تجلیٰ امین نظر فیضؔ آئی
ہے جب دیکھی مولا کے روضہ کی جالی

دیگر

ادھر روحِ ایمان دلمیں در آئی — ادھر چشمِ رحمت جو تم نے اٹھائی
رہِ حق مدارِ جہاں نے دکھائی — ہوئی مصطفےٰ تک ہماری رسائی

عطا کرکے جام مئے مصطفےٰ سے — زمانہ کی تشنہ لبی کو بجھائی
علب سے زمانہ کے مولانے آکر — مکن پور میں اپنی بستی بسائی
ہر اک تیرہ قسمت کو بخشی تجلی — ہر ایک دل میں شمع محبت جلائی
لگی ساری مخلوق سجدہ میں گرنے — نقاب اپنے رخ سے جو تم نے اٹھائی
مدار جہاں تم کو حق نے بنایا — تم ہی پہ رکھا ہے مدار خدائی
بنایا ہے اس خلد کو تم نے گلشن — یہ ساری بہاریں تمہاری ہے لائی
رہے عبد قادر تو بغداد ہی تک — ہی کب ہند میں اپنی تشریف آئی
فقط ایک اجمیر تک آئے خواجہ — انہوں نے وہیں راہ حق کی بتائی
خدا نے تمہیں شان اعلیٰ ہی بخشی — تیرے در کی عاشق ہے ساری خدائی
ولی بنگیا وہ بڑی شان والا — تیرے در کی حاصل ہے جس کو گدائی
تمہیں نے بھرا ہے مرادوں سے دامن — تمہیں نے غریبوں کی بگڑی بنائی
کیا تم نے مردوں کو اکدم میں زندہ — صدا قم باذنی کی جس دم سنائی
ہماری بھی ہو جائیں سب مشکلیں حل — زمانہ کی کرتے ہو مشکل کشائی
نہ کیوں ہم تیرے گیت دن رات گائیں — زمانہ ہے کرتا تیری پیشوائی
کروں جان قربان در پہ تمہارے — میرے دل میں اب تو یہی ہے سمائی
نہیں میرا غمخوار محشر میں کوئی — مدار جہاں ہے تمہاری دوہائی
تمہارے سوا کون رہبر ہے مولا — جو ہم گمرہوں کی کرے رہنمائی
ہوں عاصی نہ ہو جاؤں محشر میں رسوا — چھپانا خدارا میری روشنائی
نکالا ہے گمراہوں کو گمرہی سے — کہ راہ محبت ہے تم نے بنائی
بھکاری دکیوں ہو زمانہ تمہارا — ہے بخشا خدا نے تمہیں تاج شاہی
بھنور میں ہے نیا خبر جلد لینا — کہ ہے ڈوبتی ناؤ تم نے ترائی
نہ ہے تاج شاہی کی مجھکو ضرورت — مجھے بھاتی ہے تیرے در کی گدائی
قیامت میں یہ شیفی کہتا پھرے گا — دوہائی مدار جہاں کی دوہائی

دیگر

حلب کے ستارہ مدارِ معظم ہو جگ کے سہارے مدارِ معظم
نبی و علی کے ہو نورِ نظر تم ہو زہرہ کے پیارے مدارِ معظم
حسین و حسن اور زین العبا کے ہو آنکھوں کے تارے مدارِ معظم
ہو نبیوں سے کم اور ولیوں سے افضل نبی چاند تارے مدارِ معظم
مریدوں کے ہوں قلب کیوں نہ منور ہیں یا روشن ستارے مدارِ معظم
بھنور میں پڑی ہے غلاموں کی نیا لگا دو کنارے مدارِ معظم
گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا ہے تیرے سہارے مدارِ معظم
تمنا یہ ہے فیضِ احمد عمر کی بلا اپنے دوارے مدارِ معظم

دیگر

اے قطب جہاں جس سمت تیری رحمت کا اشارہ ہوتا ہے اس سمت کا ہر ایک فرد و بشر اللہ کا پیارا ہوتا ہے
اللہ کی رحمت ہے اس پر حامی ہیں محمد بھی اس کے سرکار مدارِ عالم کا جو چاہنے والا ہوتا ہے
تیری ہی دوہائی دیتے ہیں تیرا ہی سہارا تکتے ہیں تقدیر کے ماروں کا جب دم طوفاں میں سفینہ ہوتا ہے
نبیوں سے ہی کم ولیوں سے بڑا خالق نے تمہیں رتبہ بخشا ہر سمت جہاں میں شہرہ ہے اور عرش پہ چرچہ ہوتا ہے
مسجودِ ملائک ہیں آدم مقبولِ خلائق تم بھی ہو مردودِ خدا وہ ہوتا ہے منکر جو تمہارا ہوتا ہے
جو طالب دیدہ جلوہ ہو رتبہ وہ یہاں آکر دیکھے روضہ پہ مدارِ عالم کے وحدت کا نظارہ ہوتا ہے
تقدیر بنانا ہو جسکو وہ آئے درِ اقدس پہ تیرے ذروں سے یہاں کے تابندہ قسمت کا ستارہ ہوتا ہے
ورثہ میں سخاوت پائی ہے دیدیتے ہیں جس کو چاہیں صدقے میں انہیں کے فیض ترے گھر بھر کا گزارہ ہوتا ہے

دیگر

انوارِ لقائے ربانی محشر میں دکھائے جاتے ہیں عشاقِ مدارِ عالم اعظم کے یوں ناز اٹھائے جاتے ہیں
جو یاد میں قطبِ عالم کی دنیا سے فنا ہو جاتے ہیں ان لوگوں کو باغِ جنت کے گلزار دکھائے جاتے ہیں
کیا وصف کرامت ہو اس کا ہیں زندہ مدار اللہ اللہ انکے ہی تصرف سے اکثر مردے بھی جلائے جاتے ہیں

دنیا میں تبا ہم تیرے سوا فریاد کریں تو کس سے کریں
دکھ درد کے افسانے بھی کہیں غیروں کو سنائے جاتے ہیں

ہمدے واقف راز عشق وہی حاصل ہی جسے نسبت انکی
اب قطب زماں کے شیدائی دیوانے بنائے جاتے ہیں

ہوتا ہے کرم بیشک اُن پر بھرتا ہے مرادوں سے دامن
سرکار جہاں کے روضہ پر جو آس لگائے جاتے ہیں

کیون شان سمجھتا کم ہر تو اے عقل کے اندھے سوچ ذرا
یہ وہ ہیں جو سارے عالم کے سلطان کہائے جاتے ہیں

صدقہ میں رسول عربی کے ہم کو بھی پلا دے اے ساقی
ساغر جو تیرے میخانہ میں دن رات پلائے جاتے ہیں

کہتا ہے یہ اسرائیل تنہا مجھکو بھی بنا لو اب اپنا
دن رات تمہاری فرقت میں صدمے نہ اٹھائے جاتے ہیں

اس فیض مداری کو یارب تاثیر عطا کر دے اتنی
یہ راہ ہدایت دے انکو جو تجھ کو بھلائے جاتے ہیں

اے حلبی چاند ستارے
محبوب خدا کے پیارے
اے ہم دکھیوں کے سہارے
ہو جگ کے راج دلارے

ہے فیض ترا لاثانی
اور تاج ملا سلطانی
اے مولیٰ علی کے جانی
حسنین کی آنکھ کے تارے
ہو جگ کے راج دلارے

منجدھار ہے موری نیا
ہمدم ہے نہ کوئی کھیویا
ہو تم ہی لاج رکھیّا
سنسار کے پالن ہارے
ہو جگ کے راج دلارے

میری بگڑی شان بنانا
کشتی کو پار لگانا
جلدی سے ہاتھ بڑھانا
اے دکھ کے کھیون ہارے
ہو جگ کے راج دلارے

میرا کام ہے دکھ کا سنانا
تیرا کام ہے بگڑی بنانا
ہو کیونکہ شاہِ زمانہ
سرکار ہیں آپ ہمارے
ہو جگ کے راج دلارے

اے شاہ مدارِ عالم
ہے سخت مصیبت اسدم
ساتھی ہے نہ کوئی ہمدم
مٹ جائیں ہمرے دکھ سارے
ہو جگ کے راج دلارے

ہے عرش پہ تیرا چرچا
تجھے حق نے دیا وہ درجہ
ہیں شاہ و گدا ترے منگتا
زہرا کے پھول ہزارے
ہو جگ کے راج دلارے

فریاد جو دریہ لایا
رو رو جب حال سنایا
فوراً ہی نصیب جگایا

دنیا میں تبا ہم تیرے سوا فریاد کریں تو کس سے کریں
دکھ درد کے افسانے بھی کہیں غیروں کو سنائے جاتے ہیں

تھے واقف راز عشق وہی حاصل تھی جسے نسبت انکی
اب قطب زماں کے شیدائی دیوانے بنائے جاتے ہیں

ہوتا ہے کرم بیشک اُن پر بھرتا ہے مرادوں سے دامن
سرکار جہاں کے روضہ پر جو آس لگائے جاتے ہیں

کیوں شان سمجھتا کم ہے تو اے عقل کے اندھے سوچ ذرا
یہ وہ ہیں جو سارے عالم کے سلطان کہائے جاتے ہیں

صدقہ میں رسول عربی کے ہم کو بھی پلا دے اے ساقی
ساغر جو تیرے میخانہ میں دن رات پلائے جاتے ہیں

کہتا ہے یہ اسرائیل شہا مجھکو بھی بنا لو اب اپنا
دن رات تمہاری فرقت کے صدمے نہ اٹھائے جاتے ہیں

اس فیض مداری کو یارب تاثیر عطا کر دے اتنی
یہ راہ ہدایت دے انکو جو تجھ کو بھلائے جاتے ہیں

اے حلبی چاند ستارے — محبوب خدا کے پیارے
اے ہم دکھیوں کے سہارے — ہو جگ کے راج دلارے

ہے فیض ترا لاثانی — اور تاج ملا سلطانی — اے مولیٰ علی کے جانی
حسنین کی آنکھ کے تارے — ہو جگ کے راج دلارے

منجدھار میں ہے موری نیا — ہمدم ہے نہ کوئی کھویا — ہو تم ہی لاج رکھیا
سنسار کے پالن ہارے — ہو جگ کے راج دولارے

میری بگڑی شاہ بنانا — کشتی کو پار لگانا — جلدی سے ہاتھ بڑھانا
اے دکھ کے کھیون ہارے — ہو جگ کے راج دولارے

میرا کام ہے دکھ کا سنانا — تیرا کام ہے بگڑی بنانا — ہو کیونکہ شاہ زمانہ
سرکار ہیں آپ ہمارے — ہو جگ کے راج دولارے

اے شاہ مدار عالم — ہے سخت مصیبت اس دم — ساتھی ہے نہ کوئی ہمدم
مٹ جائیں میرے دکھ سارے — ہو جگ کے راج دولارے

ہے عرش پہ تیرا چرچہ — تجھے حق نے دیا وہ درجہ — ہیں شاہ و گدا ترے منگتا
زہرا کے پھول ہزارے — ہو جگ کے راج دولارے

فریاد جو در پہ لایا — رو رو جب حال سنایا — فوراً ہی نصیب جگایا

اور بگڑے کام سنوارے — ہو جگ کے راج دولارے

اب در پہ مجھے بلوائے — سرکار مکن پور والے — پڑے ہیں ہجر میں جان کے لالے

یہی دل ہر بار پکارے — ہو جگ کے راج دلارے

مرقد میں میری تم آنا — دیدار مجھے دکھلانا — مجھے کلمہ نبی کا سنانا

تم خاص نبی کے ہو پیارے — ہو جگ کے راج دولارے

سرکار میں فیض جو پہنچے — ہو جائے یہ دل سے صدقے — تقدیر میری جو چمکے

پلکوں سے دوار بہارے — ہو جگ کے راج دُلارے

چند روایات در ظہور کرامات حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) جمادی الاول ۱۳۴۲ھ میں روضہ مقدسہ پر ایک مُردہ کا زندہ ہونا

روایت ہے کہ موضع گلاؤ ضلع علی گڈھ میں ایک مرد صالح بڑا صاحب وقار علاء الدین نامی رہتا تھا صاحب جائداد زمیندار تھا لیکن اولاد سے محروم تھا اسی سبب سے شب و روز فکر و غم میں مبتلا رہتا تھا اور اپنے جی میں کہتا تھا کہ جب تک میں زندہ ہوں سب کچھ میرا ہے اور جس دن میرا اس جہان فانی سے کوچ ہوگیا اُسی دن یہ مال و زر و غیروں کے ہاتھ لگے گا اور میرا کوئی نام بھی نہ لے گا اسی خیال میں ایک روز صبح کے وقت اپنے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا اور آہ سرد بھرتا تھا کہ اتنے میں ایک فقیر سائل سکا اُس کے دروازے پر گزر ہوا اُسنے دروازے پر آکر سوال کرنا شروع کر دیا اور دعائیں دینے لگا جیسا کہ ہمارے ملک میں سائلوں کے سوال کرنیکا عام طریقہ ہے یکبارگی فقیر کے منہ سے جو یہ کلام نکلا کہ بابا تیری آس اولاد کو اللہ تعالیٰ خوش رکھے اس جملے کو سنتے ہی صاحب خانہ عوز اُچیخ مار کر دروازے سے نیچے بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا جب اس سائل نے یہ حال دیکھا نہایت حیرت زدہ ہو کر افسوس کرنے لگا اور دلمیں غور کیا کہ دیکھئے اس وقت مجھ سے کونسی خطا سرزد ہوئی جو اس سخی کے دل پر ایسی ضرب شدید لگی جس سے یہ زخمی ہو کر زمین پر گر پڑا۔ فقیر نے مکان میں پکار کر کہا کہ بھائی یہ بابا بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے ہیں فوراً مکان سے نکلکر ایک خادم باہر آیا اور اس کو اٹھا کر پلنگ پر لٹایا اور ہوا کی خوشبو وغیرہ سنگھائی وارے جب ہوش آیا تب اس درویش نے نہایت

عاجزی سے دریافت کیا کہ بابا مجھ فقیر سے کونسی ایسی خطا سرزد ہوئی جو آپ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے تب اُس مردِ صالح نے اسطرح رو رو کر کہنا شروع کیا۔

نظم

سناؤں داستاں غم کی تمہیں کیا شاہجی اپنی ‌ ‌ ‌ فلک نے کی ہیں پژمردہ تمنائیں دلی اپنی
خدا نے مال و زر کافی دیا ہے اپنی رحمت سے ‌ ‌ ‌ ضرورت سے سوا بھر دی ہے ساری کوٹھری اپنی
دیا سب کچھ ہے پر اولاد سے محروم ہے بندہ ‌ ‌ ‌ ہوئی جس کے سبب بیکار سب یہ زندگی اپنی
میری قسمت کے گلشن میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے ‌ ‌ ‌ کہ یوں ہی عمر ساری حسرتوں میں ہوگئی اپنی
لیا اولاد کا جب نام تم نے سامنے میرے ‌ ‌ ‌ صدا سنتے ہی فوراً عقل ساری کھوگئی اپنی
اسی باعث سے غش کھا کر گرا تھا اپنی ہستی سے ‌ ‌ ‌ ہوئی ہے تلخ ساری زندگی دلبستگی اپنی

پس یہ داستان سنا کر وہ شخص خاموش ہوگیا اور بے قرار ہو کر زار زار رونے لگا اس درویش کا یہ غم رسیدہ داستان سنکر دل بھر آیا اور آنکھوں سے آنسو نکل پڑے کہنے لگا بابا اسقدر مایوس کیوں ہوتے ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید نہ ہو کیونکہ پروردگار عالم کی قدرت سے تمہارے یہاں اولاد ہونا کوئی بڑی بات نہیں وہ بڑا رحیم و کریم ہے شاید کہ تمہاری قسمت میں اولاد ہونا لکھا ہو فقیر صاحب کا یہ کلام سنکر اس شخص کو تسکین ہوئی اور کہا کہ میاں صاحب اس بھید خداوندی سے کون واقف ہے کیا معلوم کہ میری قسمت میں اولاد ہے یا نہیں یہ سنکر فقیر صاحب نے فرمایا کہ بھائی تم قطب الاقطاب سرتاج اولیائے کبار حضرت سیدنا سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار عالی میں مکن پور شریف جاکر روضۂ اقدس کی جالیوں پر سر رکھ کر اپنی داستان مصیبت سناؤں وہاں تم کو ضرور معلوم ہوجائیگا کہ تمہاری تقدیر میں اولاد ہے یا نہیں شاید کہ انہیں کی دعا سے تمہارا دلی مقصد برآوے کیونکہ وہ مدار العالمین ہیں سوئی تقدیر کو جگانا ان کا کام ہے۔ پس فقیر صاحب کا یہ کلام سنتے ہی اُس شخص کو کہاں تاب تھی فوراً مکن پور شریف جانیکا قصد کرلیا اتنے میں فقیر صاحب نظروں سے غائب ہوگئے پس یہ شخص پاپیادہ بجانب مکن پور شریف روانہ ہوگیا صحرا و بیابان کی خاک چھانتا ہوا منزلیں طے کرتا ہوا بعد چند دنوں کے مکن پور شریف میں ایک ندی جس کا نام دریائے ایشن ہے جو سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی کرامات سے جاری ہوئی ہے وہاں پہونچا دیکھا کہ

MadaariMedia.Com

دریا میں کچھ لوگ نہانے میں مشغول ہیں اُن سے دریافت کیا کہ سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کے روضۂ اقدس کا راستہ بتا دیجئے ان لوگوں نے کہا کہ سامنے جو گنبد نظر آرہا ہے یہی سرکار کا روضہ انور ہے فوراً وہ شخص ندی سے پار ہو کر گریہ وزاری کرتا ہوا روضۂ منورہ پر پہونچا اور روضہ کی جالیوں کو پکڑ کر اس طرح عرض کرنے لگا۔

نظم

اے شاہ قطب زمانہ یہ تیرے در پہ سوالی ہے
زمانہ کو عطا ہوتی ہے در سے بھیک اے مولیٰ
مصیبت کا ستایا ہوں تمہارے در پہ آیا ہوں
سنا ہے میں نے شہرہ آپ کا قطب شہ عالم
چمن اُجڑا ہوا میرا بسا دو اے بدیع الدیں
بھکاری ایک میں کیا ہوں زمانہ آپکے در سے
شہ زندہ مدار دو جہاں کیا شان ہے تیری
مدد کن اے مدار العالمیں مرقد کے اندر سے
تمہارا فیض بھی ایک نام لیوا در پہ حاضر ہے

زباں پہ التجا ہے ہاتھ میں روضہ کی جالی ہے
بڑی سرکار ہے تیری تیرا دربار عالی ہے
نہایت بیکس و مجبور ہوں اور ہاتھ خالی ہے
ترانا ڈوبتوں کا آپ کی شوکت نرالی ہے
ہزاروں بیکسوں کی آن میں حسرت نکالی ہے
پلا کرتا ہے اے مولیٰ وہ تیرا فیض عالی ہے
ہزاروں کی مصیبت آپنے اِکدم میں ٹالی ہے
گرانے آپکی چوکھٹ پہ بس گردن جھکائی ہے
بُرا ہے یا بھلا محشر میں اُس کا تو ہی والی ہے

الغرض وہ شخص اس طرح فریاد و فغاں کرکے زار زار رونے لگا یہاں تک کہ روتے روتے بے ہوش ہوگیا اور جالیوں کی دہلیز پر گر پڑا بے ہوش پڑے ہوئے صبح سے عصر کا وقت آگیا۔ دربار منورہ کے بند ہونے کا وقت قریب آیا کیونکہ مغرب کے وقت پہلا دربار بند ہو جاتا ہے ادھر تنگئی وقت کا تقاضہ زائرین کی بیچینی اور زور روانی ہزاروں کی تعداد میں جس طرح کوئی اپنے محبوب دلنواز کے کسی نا معلوم انداز پر مٹ رہا ہو ہر چہار جانب سے المدد یا پیر زندہ المدد کے نعروں سے خانقاہ گونج رہا تھا۔ ملنگان سر گرندہ لمبے اپنے مقام پر دو زانو بیٹھکر کسی خاص شغل میں ایسے محو تھے جس طرح کوئی قلبی زبان سے کسی دوسرے سے باتیں کر رہا ہو۔ نقیب چوب نقرئی ہاتھ میں لیے ہوئے وہ بھی بہ لحاظ ادب۔ ایک رباعی سرکار والا جاہ کی شان میں عجب دلکش آواز میں پڑھتا ہوا رحمۃ للعالمین کے نور نظر کے گنبد ابیض پر طواف کر رہا تھا کہ ناگاہ روضہ شریف سے آواز آئی کہ اے شخص گھبراتا کیوں ہے اس قدر گریہ وزاری نہ کر ہوش میں آ یہ تیری التجا بارہ گاہ مدار میں

کے ذریعہ بارگاہ احدیت میں قبول ہوئی اپنے گھر جا۔ نوماہ کے بعد تیرے یہاں ایک فرزند ہوگا جب لڑکا نوسال کا ہوجائے تو اسی درگاہ میں زیارت کے واسطے حاضر کرنا اور سترہویں شریف کی دیگ بھروانا اور تازیست سترہ جمادی الاول کو محفل سترہویں شریف کیا کرنا انشاء اللہ تعالیٰ تو ہر مصیبت وغم سے آزاد رہے گا پھر کیا تھا۔ یہ مژدہ فرحت افزا سنکر اس شخص کا دل باغ باغ ہوگیا اور زندہ شاہمدار کے نعرے لگاتا ہوا اپنے مکان کو روانہ ہوگیا گھر پہونچکر اپنی بیوی کو مژدہ خوشی کا سنایا اور سترہویں شریف کی نیاز کی اور عیش وعشرت کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرنے لگا شب وروز اس کے مکان پر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوا۔ بعد نوماہ کے اس کی بیوی کے ایک فرزند ارجمند پیدا ہوا جس کے چاند سے چہرے کی روشنی سے سارا مکان روشن ومنور ہوگیا نام اس فرزند کا شہاب الدین رکھا پھر اس گھر کی خوشی کا کیا ٹھکانا ہر طرف شور وغل اور خوشیاں منائے جانے لگیں سبحان اللہ صل علی میاں بیوی کی زبان پر جاری ہوا جدھر جاتا زندہ شاہمدار کے نعرے بلند کرتا غرض بڑے ناز ونعم کے ساتھ لڑکے نے پرورش پائی جب وہ لڑکا نو برس کا ہوا تب اس شخص نے دربار مقدس میں حاضر ہونے کا قصد کیا جب مہینہ جمادی الاول شریف کا شروع ہوا بتاریخ ۱۳۹۰ یا ۱۴۱ کو معہ عزیز واقارب کے اپنی بیوی بچے کو ساتھ لیکر بجانب مکنپور شریف روانہ ہوگیا اسٹیشن اروَل اتر کر بوقت صبح دریائے ایسن پر پہونچا وہاں جملہ عزیز واقارب بیوی بچے نے غسل کیا اور پاک وصاف ہوکر لباس زیب تن کیا اور نہایت عقیدت کے ساتھ روضۂ منورہ کی جانب روانہ ہوئے روضۂ اقدس پر حاضر ہوکر جو منت مانی تھی وہ پوری کی یعنی دیگ بھروائی بڑی خوشی کے ساتھ نذر ونیاز کی غور کرنے کا مقام ہے۔ خدا کی شان کا نقشہ نظر آتا ہے کہ تاریخ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۹۰ھ بوقت عصر بسبب نہانے دریا کے مرض نمونیا میں مبتلا ہوکر لڑکا انتقال کرگیا حیف صد حیف اب رنج وغم کا کیا ٹھکانا جہاں اتنی آرزوؤں اور تمناؤں کے چمن میں ایک گل کھلا ہوا اور وہ مرجھا جائے تو اب صاحب اولاد خود اپنے سینے پر ہاتھ رکھکر غم کا حال سمجھ سکتے ہیں۔ غرض اس شخص کے غم کا حال لکھنا ہی کیا۔ وہ شخص بحالت اشکبار اپنے لڑکے کی نعش اٹھا کر روتا ہوا روضۂ اقدس کی طرف جاتا ہے۔ اس واقعہ حیرت افزا کو

مولانا نیاز احمد صاحب بشیری مکنپوری نے نظم میں قلمبند فرمایا جو رسالہ المدار کے پہلے اڈیشن میں موجود ہے۔

نظم

(نیاز احمد صاحب)

داخل ہوا دربار میں ہچکولے کھاتا
ہر گام پہ اک محشر خاموش اٹھاتا

دولت کو مسرت کی فضا لوٹ چکی تھی
مردانہ تحمل کی کمر ٹوٹ چکی تھی

گہ بھینچ کے مردے کو گلے سے لگاتا تھا
گہ شدتِ آلام سے ہونٹ اپنے چباتا

لرزاں تھا بدن سر لہو ہونٹوں پہ دم تھا
رکھتا تھا کہیں اور کہیں پڑتا قدم تھا

ڈھلکی ہوئی تھی ہاتھوں سے معصوم کی گردن
تھا موت کے آغوش میں سویا ہوا بچپن

موقوف تھیں یکسر تنِ بے جان میں سانسیں
ٹھنڈا ہوا دل سینے میں ٹھہری ہوئی نبضیں

پیغام اجل گویا تھا ایں میں نہاں تا
مرنے کے لیے ہو گیا سردی کا بہانا

دو روز کی بیماری نے ڈھائی یہ قیامت
ماں باپ کی ہٹی ہوئی نو سال کی محنت

بے نور یکایک ہوا قسمت کا ستارہ
بے جان تھا ہاتھوں پہ بڑھاپے کا سہارا

الغرض وہ چراغ زیست گل ہو گیا تو اب دارو ئے علاج کا کیا انتظام ہوتا لوگوں نے دفن کا انتظام کیا تو اس شخص نے ہرگز منظور نہ کیا اور یہی کہتا تھا کہ جنکا یہ انعام بخشا ہوا ہے میں انہیں کو واپس کر دوں گا۔

تھی جن کی امانت انھیں کرنے کو حوالے
روضے کی طرف جاتا تھا میت کو سنبھالے

کھڑکی کے قریں پہونچا تو مردے کو لٹا کے
کی عرض یہ ڈیوڑھی پہ جبیں اپنی جھکا کے

اے قطب دو عالم اے مسیحائے زمانہ
کیوں مجھکو ہنسایا جو تھا اس طرح رلانا

یہ آپنے بیٹا جو عطا مجھکو کیا تھا
نو سال کی محنت کے لیے صرف دیا تھا

اے آقا جب میری تقدیر میں اولاد نہیں تھی تو آپنے مجھکو اس طرح دلاسا کیوں دیا تھا سرکار آپکا انعام بخشا ہوا اور آپ ہی کے در پہ لٹا کر جاؤں میں منت بڑھانے آیا تھا یہ میری خوب مراد پوری ہوئی

اس بین سے جو قلب پر رقت ہوئی طاری
منڈلانے لگی سر پہ وہیں رحمت باری

مولا کا ادھر بحرِ کرم جوش میں آیا
مردے میں یکایک ادھر حرکت ہوئی پیدا

غرضکہ باری تعالی کا دریا رحمت جوش میں آیا اور مردے میں حرکت پیدا ہوئی اور دست و پا ہلنے لگے

سانس آنا شروع ہو گئی اور بچے نے انگڑائی لیکر آنکھیں کھولدیں اور پڑھنے لگا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یہ دیکھکر مجمع میں ہوا شور سا پیدا ۔۔۔ تو کر دیا سرکار نے اس مردہ کو زندہ

ہیں زندہ مدار ان پہ ہے اللہ کی رحمت ۔۔۔ پھر کیسے نہ ہوں انکی بھلا زندہ کرامت

یہ ماجرا حیرت خیز دیکھکر بچے کا باپ سخت متحیر ہوا اور ادہر اُدھر دیکھکر لوگوں سے کہنے لگا کیا یہ مردہ میرا زندہ ہو گیا۔

پھر روضۂ اقدس کی طرف سر کو جھکایا ۔۔۔ مجرا کیا اور گود میں بچے کو اٹھایا

اور کہنے لگا سر کو وہ ڈیوڑھی پہ جھکا کر ۔۔۔ پھرتے ہیں یونہی قطب جہاں جھولیاں اکثر

اس طرح تماشے تو ہوا کرتے ہیں دن رات ۔۔۔ اُن کے لیے مُردوں کا جلانا ہی کوئی بات

پس اُس وقت تمام لوگوں میں شور و غل مچ گیا اور جہاں جہاں کے زائرین موجود تھے ہر جگہ آپکی زندہ کرامت کا شہرہ پھیل گیا اور وہ شخص آپکی شان میں کچھ ایسا عرض کرتا تھا۔

منقبت شریف

جو غلام مدار ہو جائے ۔۔۔ اُس پہ خالق کا پیار ہو جائے

نام اقدس پہ جو مٹا اُن کے ۔۔۔ خلد اُس پر نثار ہو جائے

یاد مشکل میں جب کرے کوئی ۔۔۔ بیڑا اکدم میں پار ہو جائے

جس کے حامی مدار اعظم ہوں ۔۔۔ نار دوزخ سے پار ہو جائے

بغض کینہ جو اُن سے رکھے گا ۔۔۔ دین و دنیا میں خوار ہو جائے

قطب عالم دعا ہے یہ میری ۔۔۔ خادموں میں شمار ہو جائے

مدعا ہے یا خدا میرا ۔۔۔ انکے در پہ مزار ہو جائے

فیض بھی آپ کا مداری ہے ۔۔۔ کیوں نہ تم پر نثار ہو جائے

[illegible]

اُدھر ناتھ جوگی کا مسلمان ہونا

اس روایت کو جناب مولنا مولوی صوفی ابو بکر صاحب عامل عرف حاجی باباخاکی شاہ ملنگ گجاپوالی بنگالی کتب معتبرہ سے اپنی شمع مکتوب فی ذکر حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔

کہ ایک جوگی بنام اُدھرناتھ زمین و آسمان کے درمیان ہوا پر معلق رہتا ہے ایک روز حضرت سید محمد جمال الدین عرف جامن جنتی ہمشیرہ زادے حضرت سیدنا غوث اعظم سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ جناب شمس العارفین سرکار سرکاراں حضرت سیدنا سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاں وہ جوگی معلق بہوا تھا اسی طرف سیر کرنیکے واسطے تشریف لیگئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص جوگی اپنے جادو کے زور سے درمیان زمین و آسمان بیٹھا ہے اور اسکی قوت اسدرجہ بڑھی ہوئی تھی کہ جسکو نظر غیظ سے دیکھتا تھا وہ خاکستر ہو جاتا تھا جب اُس جوگی نے حضرت جامن جنتی کو اس نظر غیظ سے دیکھا مگر آپ پر کچھ اثر نہ ہوا اور قوت جادو ختم ہو گئی جب حضرت نے اسکی طرف دیکھا فوراً وہ جوگی زمین پر گر پڑا اور حیرت زدہ ہو کر کہنے لگا کہ آپ گرو ہیں یا چیلے آپنے فرمایا چیلہ تب جوگی نے عرض کیا کہ میں آپکے گرو سے ملنا چاہتا ہوں فوراً حضرت اپنے پیر و مرشد ہادیٔ معظم قبلۂ عالم حضرت مدار اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر لائے جوگی زیارت کا شرف حاصل کرنیکے بعد عرض کرنے لگا کہ حضور آپ کھانا تناول نہیں فرماتے ہیں آپنے فرمایا کہ تجھکو یہ کیسے معلوم ہوا کہ ہم کھانا نہیں کھاتے ہیں عرض کیا کہ سرکار آپکے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی ہے اگر آپ کھانا کھاتے تو آپکے جسم پر مکھی بیٹھتی کیونکہ کھانے سے پسینہ نکلتا ہے اور بدبو پیدا ہوتی ہے اسی سبب سے جسم پر مکھی بیٹھتی ہے اور یہاں ایسا نہیں ہے پھر اس جوگی نے عرض کیا کہ میں کچھ اپنا کمال دکھانا چاہتا ہوں اور آپ کا دیکھنا چاہتا ہوں سرکار نے حضرت جامن جنتی کی جانب اشارہ کرکے فرمایا تجھکو کمال دکھانے کے لیے یہی کافی ہیں جوگی نے عرض کیا کہ حضور دو طشت منگوائیے پھر ایک طشت میں میں پانی ہوتا ہوں اور دوسرے طشت میں آپکے خلیفہ پانی ہو کر دکھائیں تب میں جانوں کہ تمہارا دین سچا ہے اور آپ ولی کامل ہیں فوراً سرکار نے حکم دیا دو طشت حاضر کیے گئے ایک طشت میں حضرت جامن جنتی کھڑے کیے گئے اور دوسرے میں ادھرناتھ جوگی کے چیلہ کو کھڑا کیا گیا پھر سرکار نے تھوڑی روٹی منگوا کر آدھی اپنے خلیفہ کو دی اور آدھی روٹی جوگی کے چیلے کو دی اور حضرت جامن جنتی سے فرمایا کہ اے جامن تم پانی ہو جاؤ پیر و مرشد کا حکم سنتے ہی فوراً حضرت جامن پانی ہو گئے اور ہاتھ میں جو روٹی تھی وہ پانی پر تیرنے لگی پھر جوگی نے اپنے چیلے کو حکم دیا کہ تو بھی پانی ہو جا فوراً جوگی کا چیلہ بھی پانی ہو گیا اور اسکے ہاتھ کی روٹی بھی پانی پر تیرنے لگی پھر سرکار نے حکم دیا کہ اس روٹی کو دونوں پانیوں میں الگ الگ تر کر لو چنانچہ حضرت جامن جنتی کی روٹی تر نہ ہوئی اور جوگی نے اپنے چیلے کی روٹی تر کر لی بعد ازاں وہ

MadaariMedia.Com

دونو سالم الجسم ہوگئے تب سرکار نے فرمایا کہ اے جوگی تو اپنی روئی کو سونگھ جب جوگی نے روئی سونگھی تو اس میں سخت بدبو آئی کہ دماغ پراگندہ ہوگیا پھر سرکار نے فرمایا کہ اب ہماری روئی سونگھ جب جوگی نے یہ روئی سونگھی تو اس سے بڑی مست خوشبو آئی کہ دماغ معطر ہوگیا تب کہنے لگا کہ سرکار اس روئی میں ایسی خوشبو آتی ہے کہ میں نے ایسی خوشبو کبھی نہیں سونگھی۔ سرکار حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے جوگی تو نے اپنے کمال کو کمال پر ضرور پہنچایا لیکن نجاست کفر کی تجھ میں بدبو ہے اور ہمارا جمال الدین میں اسلام کی خوشبو ہے اگر تو بھی کلمہ شریف پڑھکر مشرف باسلام ہو تو تجھ میں بھی یہ خوشبو پیدا ہو جائے آپکا یہ ارشاد عالی سنکر وہ جوگی معہ اپنے ہمراہیوں کے فوراً مسلمان ہوگیا اور پڑھ لیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ سرکار نے اس جوگی کا نام محمد اسماعیل رکھا اور بیعت و خلافت سے سرفراز کیا وہ بڑا صاحب کمال ہوا اور اس کے سلسلے کے جوگی مسلمان آج تک موجود ہیں الغرض وہ جوگی آپکی شان اقدس میں اس طرح عرض کرتا تھا۔

منقبت شریف نیر صاحب مکنپوری

مجھکو میری طلب سے سوا مل گیا
یعنی مانگی خدائی خدا مل گیا

جس کی نسبت مدار جہاں سے ہوئی
اُس کا اللہ سے سلسلہ مل گیا

تیری نظریں ہٹیں دل کے پردے اُٹھے
مجھکو عرفان کا راستہ مل گیا

آپ جو مل گئے تو محمد ملے
مل گئے جب محمد خدا مل گیا

جھک گئی جذبۂ بیخودی میں جبیں
جس جگہ آپ کا نقش پا مل گیا

انکی نظر کرم آج اٹھ ہی گئی
میرے سجدوں کا مجھکو صلہ مل گیا

جیسے کونین کی بادشاہت ملی
آپ کا آستاں مجھکو کیا مل گیا

کھل گئی اے مکنپور قسمت تیری
تجھکو سرمایۂ مصطفےٰ مل گیا

آپکی کچھ عنایت ہوئی تو مجھے
عرض غم کے لیے آسرا مل گیا

کیوں نہ بیخوف طوفاں ہو کشتی مری
مجھ کو جب آپ سا ناخدا مل گیا

سلہ حضور اکرم سید عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روحی فداہ باوجود دیگر غذا تناول کرتے تھے آپکے پسینہ مبارک میں خوشبو آتی تھی اور مکھی نہیں بیٹھتی تھی اس لیے کہ آپکا جسم اطہر نوری تھا۔ ۱۲ منہ

فیضِ قطبِ دو عالم سے نیرؔ مجھے سایۂ دامنِ مصطفےٰ مل گیا

شہر قنوج میں ہیضہ پھیلنا اور حضرت زندہ شاہ مدار قدس سرہٗ کے خلیفہ کی دعا سے دفع ہونا حضرت بابا بھیکا اور بابا گوپال کا مع قوم کے مسلمان ہونا

روایت ہے کہ ایک مرتبہ شہر قنوج میں مرض ہیضہ شروع ہوا اور اتنا زور تھا کہ ہزارہا آدمیوں کا قلع قمع ہو رہا تھا ایک روز حسب اتفاق شہر کے سب اہل ہنود اپنے گرو بابا بھیکا اور بابا گوپال کے پاس پہونچے اور رونا شروع کر دیا اور عرض کیا کہ باباجی ہم لوگ آفت رسیدہ ہزاروں کو رو چکے اور سارا شہر خالی ہوتا جاتا ہے ہمکو تعجب ہے کہ آپسا دیا مندگرو کرپان دہاں بڑی رچھا والے ہوتے ہوئے ہم پر ایسا کشٹ کلیس پڑے بابا گروجی نے جواب دیا کہ ہملوگ اس قابل نہیں ہماری رائے یہ ہے کہ سب لوگ جمع ہو کر سرکار قطب الاقطاب حضرت سیدنا سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوں کیونکہ اسوقت انکی تمام دنیا میں شہرت ہے اور ہزاروں مصیبت زدوں کو مصیبت سے آزاد کرتے ہیں لہٰذا سب لوگ معہ گرو بابا کے متفق الرائے ہو کر حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ سرکار آپ کریم ابن کریم ہیں حضور آپ زمانہ کے مسیحا ہیں آپ بگڑی بناتے ہیں آج ہم لوگ بھی خدمت میں فریاد لیکر آئے ہیں ہمارے کشٹ کو دور کیجئے اور امداد فرمایئے سب بستی ہماری فنا ہوتی جاتی ہے سرکار نے ان لوگوں کو تسلی بخش جواب دیکر فرمایا کہ تم لوگوں کا کشٹ دور ہوجائیگا اور آپنے ایک خلیفہ یعنی قاضی شہاب الدین پرکالہ آتش رحمۃ اللہ علیہ کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے شہاب الدین تم ان لوگوں کے ساتھ قنوج کو چلے جاؤ تاکہ وبا شہر سے دفع ہوجائے مرشد برحق ہادی معظم مدار عالم کا یہ فرمان سنکر فوراً شیخ شہاب الدین جونپوری رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں کے ہمراہ شہر قنوج روانہ ہوئے وہاں امراء و رؤسا کو جمع کر کے عہد لیا کہ اگر چالیس روز تک کوئی نہ مرے تو تم سب لوگوں کو دائرہ اسلام میں داخل ہونا پڑیگا غرض تمام لوگوں نے اور گرو بابا نے اس بات کے عہد پر اپنے دستخط کر دیے اور عرض کیا کہ حضور اگر چالیس روز تک ہمارے گورسہائے گنج سے لیکر مشرق میں نشیو راجپوت تک چالیس میل لمبے شہر میں اگر کوئی موت نہ ہوگی ہم لوگ عہد کرتے ہیں کہ آپکے مذہب اسلام میں داخل ہونگے۔ اور آپس میں مشورہ کر لیا کہ اتنے لانبے چوڑے شہر میں ممکن ہی نہیں کہ چالیس روز تک کوئی نہ مرے بمصلحت الٰہی اور کرشمہ شہنشاہی سے آگاہی نہ تھی قاضی صاحب موصوف کا شہر میں

قیام فرمانا تھا کہ دریا کے کنارہ کیا اور شہر میں امن قائم ہوا حتی کہ اٹھائیس روز گزر گئے کوئی موت نہ ہوئی جب
تو قوم ہنود کے دلوں پر ہیبت طاری ہوئی اور آپس میں اس بات کا مشورہ کیا کہ اب کیا ترکیب ہونا چاہیے جس سے
ہم لوگوں کو مسلمان ہونا نہ پڑے اب کوئی ایسی چال چلنا چاہیے جس سے ہم لوگوں کا دھرم بچ جائے یہ سوچکر سب
لوگ اپنے گرو کے پاس جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ باباجی ہم لوگوں کے دھرم کا ناش ہوا چاہتا ہے اس کا کوئی
اُپاؤ ہونا چاہیے ہماری سمجھ میں آتا ہے کہ کوئی بڑھیا ضعیف العمر جو قریب المرگ ہو اسکو مار کر قاضی صاحب کے پاس
لیچلیں اور اُنسے کہیں کہ تیرا عہد ٹوٹ گیا لہذا ہم آپ کا مذہب قبول نہیں کرینگے بلکہ لازم ہے کہ آپ ہی ہمارے
دھرم قبول کرلیں۔ یہ گفتگو سنکر ان کے گرو بھیکا اور باباگوپال نے کہا کہ ترکیب تو اچھی ہے پر اس بات میں ہمکو
خطرہ ہے کیونکہ کل کی بات ہے کہ سیکڑوں آدمی روز مرتے تھے اور ہم تم سب مصیبت میں گرفتار رہتے تھے میاں قضا
کا فرمانا ہوا کہ آج تک کوئی بچہ بھی نہ مرجیسے موت انکی مٹھی میں آگئی کہیں دوسرے غضب کی لیلا نہ دیکھنی
پڑے وہ بند مٹھی نہ کھل جائے جسمیں کال بند ہوگیا ہے شہر کے لوگ اپنے گرو کا یہ کلام سنکر نہایت گھبرائے اور کہا
کہ مہاراج اب کونسی گت کیجائے کہ دھرم کا ناش نہ ہو آپ بتاؤ سو کریں مہاراج نے فرمایا کہ ہم آج جاتے ہیں اور انکے
دین میں ملیں گے ایسے دین والے کی جے ہو جاکی مٹھی میں کال بند ہو جائے یہ کہتے ہوئے وہ دونوں خوش نصیب حضرت
قاضی شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ جونپوری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور داخل اسلام ہوگئے اور پڑھ لیا لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ جسوقت یہ شہرت تمام شہر میں ہوئی تو گروہ کے گروہ اہل ہنود حاضر ہوکر داخل اسلام ہونے لگے حتی کہ اس تعداد سے
مسلمان ہوئے کہ سب اہل ہنود کے جینو اکھٹا کیے گئے تو سوا من پختہ کا وزن تھا الغرض اٹھائیسویں روز قاضی
صاحب معہ گروہ نو مسلم کے حاضر خدمت سرکار حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ مکن شریف ہوئے حضور نے
نہایت مسرت کیساتھ اُنلوگوں کو بیعت سے بھی سرفراز فرمایا اور حضرت بابابھیکا و حضرت باباگوپال حاضر خدمت
رہے اور ریاضت شاقہ اور عبادت مولی تعالی میں بقیہ عمر گزار دی بتوجہ مرشد خرقہ خلافت سے ممتاز ہوکر مرتبہ
ولایت کو پہونچے ہر دو بزرگ بلفظ بھیکا رین مشہور خواص ہیں دونوں کے مزارات زیر قلعہ قنوج پر زیارت گاہ خلائق
ہے عرس سالانہ ہوتے ہیں کیا خوب کہا ہے

منقبت شریف

(سیدہ تاجدار جہاں بیگم مکنپوری)

دیکھیں برستے رات دن ام سیہ خدا کی رحمتیں	قطب مدار آپکی جبسے ہوئیں عنایتیں
شمع جمال مصطفےٰ انور نگاہ مرتضیٰ	آج بھی تیرے دم سے ہیں بزم ولا کی زینتیں
جلوۂ بے نیاز کو ذوق نواز کر دیا	اتنی بلند الاماں جذب طلب کی عظمتیں

لاکھوں حجاب توڑ کے آگیا حسن سامنے — میرے سجود عشق کی اللہ ری کرامتیں
بوئے مدینہ آتی ہے خاک مزار پاک سے — احمد مجتبی کی ہیں دفن یہاں امانتیں
بگڑی بنا ہو جسے آئے در مدار پر — سارے جہان کی یہیں بنتی ہیں بگڑی قسمتیں
صدقے حضور آپکے آج مجھے دکھائیے — آپکی بارگاہ میں بنتی ہیں کیسے قسمتیں
دہر کی سب بلندیاں پست ہیں میرے سامنے — بندگی مدار نے بخشیں وہ مجھکو رفعتیں
سر پہ لیے ہوں خاک در اسلئے تاجدار ہوں — ملکہ بادشاہ ہوں آپ سے رکھ کے نسبتیں

پل رائے بھاٹ کو سرکار زندہ شاہ مدار کی دعا سے اولاد ملنا (قصہ عجیب و غریب)

روایت ہے کہ شہر قنوج کے قریب ایک موضع کروا میں ایک شخص پل رائے بھاٹ رہتا تھا یہ بھاٹ ہندو مذہب تھا اسکے یہاں کوئی اولاد پیدا نہیں ہوتی تھی یہاں تک کہ عمر اسکی اسّی برس کی ہوگئی ایک روز اسکی بیوی نے کہا کہ تمام دنیا حضرت مدار صاحب کے یہاں حاضر ہو کر مرادیں پاتی ہے تم بوڑھے ہوگئے کوئی اولاد نہیں ہے لہذا تم بھی حاضر آستانہ قطب المدار ہو شاید ہماری بھی مراد وہیں بر آئے چنانچہ پل رائے روزانہ حاضر دربار ہوتا رہا اور سرکار میں بہت کچھ عاجزی و منت زاری کرتا رہا ایک روز حضرت زندہ شاہ مدار کو بھی اسکی حالت پر رحم آیا اور اسکے حق میں دعائے خیر کی اور اسکو ایک پھل دیکر فرمایا کہ نصف تم کھا لو اور نصف اپنی بیوی کو کھلانا بعد نو ماہ کے بفضل ایزد باری تعالی تمہارے یہاں ایک فرزند پیدا ہوگا۔ پل رائے یہ مژدہ فرحت افزا سنکر خوش ہوتا ہوا اپنے گھر آیا اور اپنی بیوی کو یہ مژدہ سنایا اور وہ پھل عطیہ سرکار آدھا آدھا دونوں نے کھا لیا بعد نو ماہ کے اسکے یہاں ولادت ہوئی بڑی خوشی منائی حتی الوسع زر و مال تصدق کیا باہر خوشیاں ہو رہی تھیں کہ اندر سے خبر آئی کہ کیا خوشی مناتے ہو یہاں تو ایک مضغہ گوشت بے دست و پا کا لوتھڑا پیدا ہوا ہے یہ حال سنکر پل رائے نے کمال جوش و خروش سے ساتھ کہا کہ جنگل کر پاسے یہ ہوا وہ اور بھی کر سکتے ہیں غرض اس لوتھڑے کو دھو کر پاک کپڑے میں لپیٹ کے حاضر خدمت حضرت قطب المدار ہوا اور سب عرض و معروض خدمت والا میں رو رو کر کہہ سنائی سرکار معظم مدار دو عالم نے تسلی بخشی جب دیکر اس لوتھڑے پر دست مبارک رکھا دست مبارک ہٹانے نہ پائے تھے کہ اچانک اس کپڑے میں حرکت پیدا ہوئی اور بچے کے رونے کی آواز نکلی کھولکر دیکھا تو خوبصورت بچہ مسلم ہو رہا ہے اسی وقت اٹھا کر خوشی خوشی اپنے مکان لے گیا سبحان اللہ یہ ہے شان مدار العالمین کی غرض بعد چند روز کے پل رائے اپنے بچہ کو لیکر حاضر آستانہ ہوکر داخل اسلام ہوگیا اور پڑھ لیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بزبان حال اس طرح کہتا تھا۔

منقبت شریف

(سیدہ نورانی صاحبہ بیگم مکنپوری بنت مرشدنا مولانا سید نبی حسن صاحب مدظلہ)

شان اعلیٰ برتریں صد مرحبا قطب المدار
دل بگوید خود بخود مشکل کشا قطب المدار

دولت عقبیٰ ندارم ہم ندارم دنیوی
پر بکن داماں ما ایں مدعا قطب المدار

اے شہود ذات وحدت حامل دین رسول
قاسم نعمات عرفان خدا قطب المدار

دلفگارم بیقرارم شدت آلامہا
رحم کن بر حال ما بہر خدا قطب المدار

اے گل گلزار احمد نور عین فاطمہ
لخت قلب جعفر و زین العبا قطب المدار

اشکبارم درگہ عالی چو حاضر آمدم
با مسرت کرد اے شاہ ولا قطب المدار

اے شبیہ روئے احمد پرتو نور نبی
خلق می گوید کہ نور کبریا قطب المدار

چوں نشد او رنگ ذیشان آمدہ با حال ایں
یا بدیدہ درگہ عالی شما قطب المدار

آرزو دارد فقط ایں خادم نورانی تو
عاقبت بالخیر گردد کن دعا قطب المدار

الغرض اُس بچے کا نام سرکار نے دین محمد عرف آل رائے رکھا وہ بڑا شاعر ہوا ہمیشہ سرکار کی شان اقدس میں شعر کہتا۔ اسکی اولاد بارہ پشت تک صرف ایک ایک ہوتی رہی بعد ازاں مداری رائے جو پیدا ہوئے انکی بھی اولاد ایک مدت تک نہیں ہوئی آخر انھوں نے سرکار کے آستانہ مبارک پر حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور کی دعا کے بموجب بارہ پشت تک سلسلۂ نسب چلا اب کیا میں اولاد سے ہی محروم رکھا جاؤں گا خدا کی شان تھوڑے عرصہ کے بعد اُن کے یہاں ایک فرزند پیدا ہوا جسکا نام حشمت رائے رکھا گیا پھر فرزند ثانی ہوا نام نعمت رائے رکھا ان لوگوں کی اولاد ابتک موجود ہے یہ لوگ بڑے باشرع اہل علم حاضر دماغ ہیں حشمت رائے و نعمت رائے موصوف مرحوم پر سرکار کا یہ انعام تھا کہ ہر دو برادر صبح کے وقت اپنے اپنے بستر پر ایک ایک روپیہ پاتے تھے اس دست غیب کے سبب بڑے آسودہ حال متشکر بانعام قطب المدار تھے چنانچہ حضرت مولانا مولوی علی شکوہ صاحب مکن پوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مرقع ۔۔۔ گاہ شریف میں اس حالات کے مطابق کیا پیارا الفاظ میں منقبت شریف تحریر فرماتے ہیں۔

منقبت شریف

اہل عالم کو یہ مژدہ بھی بنا دیتے ہیں
جو نہ دے کوئی مدار دوسرا دیتے ہیں

بہ عقیدت جو مکن پور میں حاضر ہوئے
لاکھ بگڑی ہو تو اک دم میں بنا دیتے ہیں

کوئی مشکل نہیں ایسی جو نہ آساں ہووے
کوہ غم ہووے تو فی الفور ہٹا دیتے ہیں

دینے والے بخدا ایسے نہ دیکھے نہ سنے — جو جو کچھ مانگیں وہ مولا سے دلا دیتے ہیں
لو مریدو یہ وہ سرکار ہے اللہ اللہ — چاہتے ہیں جسے خالق سے ملا دیتے ہیں
دیکھ لو صاحبو یہ شانِ مداریت ہے — مدعا جس کا جو ہو اس سے سوا دیتے ہیں
مُردے جی اُٹھتے ہیں مرقد سے یہ اعجازِ مسیح — آپ جب لب جاں بخش ہلا دیتے ہیں
راہ تکتا ہے یہ بیٹھا ہوا ہر وقت شکوہ — صلہ مدح میں حضرت مجھے کیا دیتے ہیں

روایت مکھنا دیو

اہل تاریخ نے مکھنا دیو کے حالات کتابوں میں بہت کچھ لکھے ہیں اور اسکے ایمان لانے اور خدمت گزار ہونے کے عجیب و غریب واقعات ہیں مگر میں ایک مختصر سا واقعہ یہاں پر ہدیہ ناظرین کرتا ہوں روایت ہے کہ ایک روز مکھنا دیو شمس العارفین سراج السالکین ہادی معظم مدار دو عالم سرکار سرکاراں حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب الاقطاب زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور نہایت ادب سے عرض کیا کہ سرکار میری تمنا ہے کہ ایک کان طلائی حضور کے قریب روضہ مبارک کے لگا دوں آپ نے تبسم ہو کر فرمایا کہ اسکی کیا ضرورت ہے دیو نے کہا آپکے خدام کے مصارف کیلئے نذر کرتا ہوں سرکار نے ارشاد فرمایا کہ کسی زمانہ میں کوئی بادشاہ جابر و ظالم نے اگر اس پر قبضہ کر لیا تو کیا فائدہ تب دیو نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص سوائے متعلقین حضور کے اس پر قبضہ کرنا چاہے گا تو میں فوراً اس کو غائب کر دونگا آخر الامر حضرت سرکار قطب المدار نے اپنے ایک خلیفہ حضرت جینن شاہ لنکا پتی رحمۃ اللہ علیہ کیجانب اشارہ فرمایا خلیفہ مذکور نے اپنا سیدھا ہاتھ دیو کی آنکھوں میں رکھکر ہٹا لیا مکھنا دیو کی حد نظر زمین و آسمان درخت وغیرہ سب سونے کا نظر آنے لگا اسکے بعد حضرت جینن شاہ نے دوسرا ہاتھ اسکی آنکھوں میں رکھکر ہٹایا تو بدستور حالت اصلی تھی آخر کار دیو نے کمال حیرت سے عرض کیا کہ مجھکو مختصر کان سونے کی لگانے کا فخر تھا یہاں تو حضور کے ادنیٰ غلاموں میں یہ تصرف ہے کہ تمام چیزیں سونے کی نظر آنے لگیں حضرت شاہ مدار نے فرمایا کہ ہم لوگ محض ایک ذات واحد کے خواستگار رہیں جسکا کہ نمونہ قدرت تمام عالم ہے زر و جواہر سونے چاندی کی یہاں کیا ضرورت ہے ناظرین پر مخفی نہ رہے کہ حضرت جینن شاہ مذکور کا مزار فائز الانوار موضع بدی متصل مدناپور تحصیل بہیڑی ضلع بریلی میں درمیان دو دریا کچھا و جنگل کے زیارت گاہ خلائق ہے اور آپکا عرس المشہور میلہ جینن شاہ سالانہ ماہ جیٹھ کے آخر میں اتوار و جمعرات کو ہوتا ہے بارش ہونے پر ختم ہو جاتا ہے آپ بڑے صاحب تصرف و کاملین سے تھے یہ سب صدقہ ہے حضرت زندہ

شاہ مدار صاحب قدس سرہ کا کہ جس جس مقام پر آپکے خلفائے باوقار کے مزارات ہیں مرجع خلائق صاحب تصرف ہیں بریلی میں حضرت سید جلال الدین عرف شاہدانہ ولی طبقاتی مداری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیوضات بے پایان کا کیا ٹھکانہ ہزاروں بے مراد بامراد ہوکر اپنے اپنے دامن مطلب کو گل مقصود سے بھر لیتے ہیں سلطان ہند حضرت اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ جب مکن پور شریف تشریف لائے اور روضہ منورہ پر حاضر ہوئے تو عجیب کیف تھا گھٹنوں وکہنیوں کے ذریعہ روئی بندھوا کر اور رباعی متذکرہ بالا پڑھتے ہوئے داخل ہوئے جب واپس ہوئے تو حکم دیا کہ روضہ منورہ کے ہر چہار جانب جو کواڑ ہیں وہ علیحدہ کر کے سنگ مرمر کی جالیوں سے روضہ شریف بند کر دیا جائے اور بابر حسب ضرورت عمارات کی ساختگی اور بیس مواضعات پیرزادگان و مصارف درگاہ شریف کیلئے وقف کر دیے اور آپکے مزار مقدس کیلئے تعویذ سنگ مرمر کا جسمیں قرآن پاک کی بہت سی آیات کندہ کرا کے مرقد مبارک پر نصب کرانا چاہا ناگاہ رات میں بشارت ہوئی کہ اے اورنگ زیب کیا تو میرے سینے پر پتھر رکھنا چاہتا ہے خبردار اس فعل سے باز آ صبح حضرت اورنگ زیب اس فعل سے شرمندہ ہو کر معافی چاہی اور اس پتھر کو تیسرے دربار یعنی دالان شریف میں اونچی جگہ نصب کرا دیا ہنوز مخلوق خدا اسکو گھس گھس کر لیجاتی ہے اور سرکار کے فیض سے ہزارہا لوگ شفا پاتے ہیں سبحان اللہ کیا دربار عالی ہے کہ آج تک سارے کام شریعت کے مطابق ہوتے ہیں نہ گانے بجانے کی محفلیں ہوتی ہیں اور نہ عورتیں داخل حرم ہوتی ہیں نہ مزار پر چراغ جلتا ہے نہ پکا ہوا کھانا اندر جاتا ہے بلکہ عرس شریف جو ۱۷ جمادی الاول کو ہوتا ہے اس موقعہ پر علمائے کرام و صوفیائے عظام و حفاظ و اہل پاک و شعرا نعت و منقبت خواں قصبہ بیرونجات کے حاضر آستانہ ہو کر ذکر خیر سے سامعین کے قلوب منور کرتے ہیں ذکر خدا اور رسول سے خدا والے کے دربار میں ایک عجیب کیف دلپذیر ہوتا ہے جو احاطہ تحریر سے باہر ہے۔

حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلفائے باوقار کے اسمائے گرامی

حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون سجادہ نشین معہ برادران خواجہ سید ابو تراب فنصور و حضرت خواجہ سید ابو الحسن طیفور مزارات مکن پور شریف حضرت سلطان الاصفیا قاضی مطہر قلہ شیر (مزار ماور شریف کالپی) حضرت سلطان الاولیا قاضی محمود الملقب بکرگ دانشمند السیف برہنہ (مزار قصبہ کنتور ضلع بارہ بنکی) (۲) حضرت ظہیر الدین دمشقی (مزار مصر میں) (۷) حضرت محمود و صمد سید احمد بادیہ پا بھانجے حضرت غوث الاعظم مزار کلوا میں (۸) حضرت میر شمس الدین حسن عرب (۹) حضرت میر رکن الدین حسن عرب بھتیجے حضرت غوث الاعظم مزار گرجے پور قریب مکن پور (۱۰) حضرت شہاب الدین پرکالہ آتش مزار بڑاگاؤں نزد قصبہ مسولی (۱۱) شمس ثانی مزار لکھنؤ (۱۲) حضرت مولانا حسام الدین سلامتی (۱۳) حضرت شیخ

معز بلخی مزار بہار میں ہے (۱۴) حضرت قاضی عبدالملک بہرائچ (۱۵) حضرت سلطان الکاملین سید جمال الدین عرف
سید جمن بھانجے حضرت غوث الاعظم مزار ہلیسہ صوبہ بہار (۱۶) حضرت زاہد سجستان مزار روم میں ہے (۱۷) حضرت
سید صدر الدین (۱۸) حضرت یوسف اوتاد مزار بخارا میں ہے (۱۹) حضرت سید طاہر مزار پاک عرب میں ہے (۲۰) حضرت شاہ
عبدالعزیز تبحری مزار مالوہ (۲۱) حضرت سید راجے دہلوی (۲۲) حضرت مولنا فخر الدین صوفی مزار افغانستان (۲۳)
حضرت بھکارین مزار قنوج (۲۴) حضرت مظفر چشتی مزار کلکتہ (۲۵) حضرت شیخ محمد جھنڈا بدایوں (۲۶) حضرت ابونصر
شیخ بقار اللہ مزار ایران (۲۷) حضرت شیخ محمد لاہوری (۲۸) حضرت عبدالقادر ضمیری مزار سنگلدیپ (۲۹) حضرت
عبداللہ قدوسی مزار پاک گجرات (۳۰) حضرت اسمٰعیل خلجی بن حضرت داؤد مزار سیتان میں ہے (۳۱) حضرت شیخ
عبدالواحد مزار نجف اشرف میں (۳۲) حضرت حاجی عبدالنعیم سالک مزار نیشاپور میں ہے (۳۳) حضرت مولی
لی ابرار (۳۴) حضرت زید بن خالد شہسوار فارسی ایرانی (۳۵) حضرت ابوداؤد زمانی بن خواجہ قش معشوق (۳۶)
حضرت عباس مصری (۳۷) حضرت محمود تستری بن خواجہ غیاث الدین مزار برسوا میں ہے (۳۸) حضرت ذوالنون بیہقی
بن بختیار مخدوم نجدی مزار ملک چین میں ہے (۳۹) حضرت عبدالرحمٰن بن سید اکمل وطن ماوفش مزار محمود آباد میں ہے
(۴۰) حضرت محمد اکرم مرتاحق مزار مصر (۴۱) حضرت احمد اعرج یتیم بن ضیاء اللہ مصطفیٰ آبادی (۴۲) حضرت سید
جلال الدین عرف شاہ دانہ مزار بانسہ بریلی (۴۳) حضرت مولنا ظہور الاسلام بن مولنا عبدالقیوم سیستانی ایران
(۴۴) حضرت سید محمد شاہ واصل عماد رومی بن سید یعقوب (۴۵) سید خضر حنفی مزار سیستان میں ہے (۴۶) حضرت
باسط پارسا وطن دارالخلافت شاہجہان آباد مزار مکہ معظمہ میں ہے (۴۷) حضرت محمد شاہ نصیر آبادی بن محمد باقر
مزار پاک نصیر آباد میں ہے (۴۸) سید محمد صابر ملتانی عرف شاہ بڈھن بن سید یعقوب مزار خطہ گورکھپور میں ہے (۴۹) حضرت
محمد شمس الدین فیروز پوری مزار ملک چین میں ہے (۵۰) حضرت محمد فاروق خاکسار قندھاری مزار چین میں ہے
(۵۱) حضرت قیام الدین جلال آبادی مزار چین میں (۵۲) حضرت شاہ حیات پانی پت مزار مالوہ چندیرے بہادر
(۵۳) حضرت شاہ فضل اللہ بدخشانی مزار ستارہ میں ہے (۵۴) حضرت حکیم احمد بصری مزار در نواح درکوس میں ہے
(۵۵) حضرت سعد الاکبر و سعد الاصغر دونوں پسر سید محی الدین رومی کے مزار پاک کوہ ہمالیہ پر ہیں (۵۷) حضرت شیخ
فخر الدین شیرازی مزار کوہ ہمالیہ (۵۸) حضرت مولنا حسین خراسانی عالم باعمل (۵۹) حضرت سلیمان یمنی
رجستان (۶۰) شاہ خلیل اللہ کرمان وغیرہ۔ بحوالہ کتاب تذکرۃ المتقین فی احوال خلفاء کے
سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ۔

ذکر حضرت مکنؒ خاں شہبازؒ

روایت ہے کہ حضرت مکن خاں شہباز رحمۃ اللہ علیہ مرید وخلیفہ حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تھے آپ غریب آدمی صاحب اہل وعیال تھے آپکا پیشہ صرف گھاس تراشی تھا۔ گھاس چھیلتے اور پیٹ پالتے تھے آپکے ذمہ سرکاری خدمت یہ تھی کہ بعد فراغت ضروریات خانگی کے سرکار کے لنگرخانہ کے لئے لکڑیاں پھاڑتے تھے اور غرباء ومساکین کو کھانا تقسیم کرنے میں خادموں کا ہاتھ بٹاتے تھے بڑے قانع وصابر تھے کبھی لنگرخانہ کا کھانا نہ خود کھایا نہ بچوں کو کھلایا۔ اور لوگوں سے کچھ فاصلہ پر جو آپ محلہ شتربان ہے وہاں ایک مکان خس وخاشاک کا بنا کر زندگی بسر کرتے تھے بڑے شہ زور صاحب مروت تھے اور کئی بھائی تھے الیاس خاں وپہاڑ خاں وایسن خاں مناسب ہے کہ اس موقع پر حضرت ایسن خاں مذکور کا ایک واقعہ قلمبند کروں تاکہ اس حقیقت کا بھی انکشاف ہوجائے

نقل ہے کہ حضرت ایسن خاں رحمۃ اللہ علیہ ایک روز سرکار کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ حضور آپکے ہمراہیوں کو پانی کی سخت تکلیف ہے اور موضع پلیا بزرگ جو یہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے وہاں سے پانی آتا ہے حضرت شاہ مدار رضی نے جب اپنا عصا حضرت ایسن خاں کو دیکر فرمایا کہ تم یہاں سے کچھ دور چلکر اس عصا سے مغرب سے مشرق کی طرف ایک لکیر کر دو اور خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھو حضرت ایسن خاں طبقاتی مداری نے حکم کی تعمیل فرمائی اس طرف سرکار عالی تبار نے دونوں ہاتھ دعا کیلئے اٹھائے فوراً لکیر سے ایک چشمہ نکلکر جاری ہوگیا جب یہ کرامات حضرت شاہ مدار سے ظہور میں آئی تو ہزاروں قرب وجوار کے لوگ اس موحد خداپرست کے روبرو سربخمیدہ ہو کر ایمان لائے اور پڑھ لیا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ چنانچہ اُسی دن سے ایسن خاں کے نام سے ایسن ندی مشہور ہوگئی۔ المختصر جب حضرت مکن خاں مذکور رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیکھا کہ ہمارے بھائی ایسن خاں کا نام سرکار کے تصرف فیض بے پایاں کی بدولت قیامت تک جاری وساری ہوگیا۔ پس اس خادم سے بھی کوئی سرکار عالی درجات کے لائق خدمت ہو اور آقا اسکے صلے میں مجھکو بھی نوازلیں تو بہت بہتر ہے لیکن کوئی بات سمجھ میں نہ آئی ایک روز حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بذریعہ کشف معلوم ہوا تو آپنے اپنے دربار میں طلب کرکے فرمایا کہ اے مکن خاں تیرے دل میں جو یہ تمنا ہے کہ ایسن خاں کی طرح میری بھی یادگار قیامت تک قائم رہے جسکے ذریعے سے میرے نام کو فروغ ہو یاد رہے کہ دنیا ناپائیدار ہے اور اسکی ہر چیز کو فنا ہے اچھا اگر یہ تیری آرزو ہے تو اس بستی کا نام تیرے نام سے مشہور ومعروف ہوگا اور آج سے اس نوآباد بستی کا نام مکنپور ہوگیا حالانکہ قاضی صدرالدین جونپوری نے اس بستی کا نام خیرآباد رکھا ہے جو تاریخی نام ہے مگر اس نام کو صرف خاص لوگ

MadaariMedia.Com

جائیں گے اور میرے بعد بھی تجھ سے ایک ایسی یادگار قائم ہوگی کہ جسکو زمانہ دیکھکر تجھکو یاد کرے گا۔ حضرت مکن خان کو یہ مژدہ فرحت افزا سنکر بڑی خوشی ہوئی اور اس طرح کہتے تھے۔

منقبت شریف

تیری دنیا ہے متوالی سرکار مدار عالی
تیرے دربار کی شان نرالی سرکار مدار عالی

احمد کے راج دلارے زہرہ کے پھول ہمارے حسنین کی آنکھ کے تارے کونین کے باغ کی ڈالی
سرکار مدار عالی

رتبہ ہے تیرا لاثانی اور در ہے تیرا شاہانی ہے شکل تیری نورانی طیبہ کے چمن کی ڈالی
سرکار مدار عالی

ہو تم ہی تو وہ مہ پارے جس چاند کے گرد ہیں تارے گلشن کے پھول ہمارے فردوس کے تم ہو والی
سرکار مدار عالی

دروازہ عرش نبی ہیں اس در کے کواڑ علی ہیں تالا حسنین ولی ہیں اس قفل کی تم ہو تالی
سرکار مدار عالی

جگ کے سرکار تمہیں ہو لشکر سالار تمہیں ہو کل کے سردار تمہیں ہو ہے شان تمہاری عالی
سرکار مدار عالی

وہ فیض ہے شاہ تمہارا جسپہ ہو کرم کا اشارہ ہو جائے نبی کا پیارا ملجائے سنہری جالی
سرکار مدار عالی

او جلبی چاند ستارے بگڑے ہیں نصیب ہمارے اب جاؤں میں کسکے دوارے ہے کون ہمارا والی
سرکار مدار عالی

جو پیر جہاں میں آیا ہے فیض تمہیں سے پایا دنیا پہ تیرا ہے سایہ اور ہند کے ہو رکھوالی
سرکار مدار عالی

سوتا ہے نصیب ہمارا ملجائے بھیک خدارا بے آس ہوں لیجئے سہارا دولہا کے تم ہو والی

تیرے در پہ ہوا جب آنا تھا حال سے میں بیگانہ بس جان ہی یہ نذرانہ لایا ہوں یہی اک ڈالی
سرکار مدار عالی

کھڑا دیر سے شاہ عالی تیرے در پہ اک سوالی کشکول ہے اس کا خالی بھر دے میرے رکھوالی
سرکار مدار عالی

جب راہ رواں سے بھٹکا اور دل میں ہوا اک کھٹکا چوکھٹ پہ تیرے سر پٹکا ہے فیض کا تو رکھوالی
سرکار مدار عالی

المختصر جب سرکار حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دنیا سے رحلت فرمائی تو ۱۷ جمادی الاول ۸۳۸ھ ہوا اور آپکے بعد آپکے تقرر کردہ خلیفۂ اعظم حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ جو سرکار کے برادر زادے تھے آپکی جگہ پہ قائم مقام ہوئے عوام میں جیسا کہ مشہور رہی کہ حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کو بحالت دم کشی خدام نے دھوکے میں غسل وکفن دینے کے بعد قبر مبارک میں رکھا تو آپنے آنکھیں کھولیں جب لوگوں نے نکالنا چاہا تو آپنے منع کر دیا اور فرمایا کہ دم نہ مار دیں پس لوگوں نے دم مدار کہکے زندہ دفن کر دیا بسلمانو یہ بالکل غلط ہے بلکہ جو لوگ اسکو صحیح سمجھتے ہوں وہ توبہ کریں اور خدائے تعالیٰ سے ڈریں۔ لہذا جب خدائی فیصلہ ہو چکا ہے کہ ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر آخرت فرمایا تو ان سے بڑھکے دوسرا کون ہو سکتا ہے۔ سبب یہ ہے کہ حضرت شاہ مدار رضی اللہ عنہ جو زندہ مدار کے لقب سے مشہور خاص وعام ہیں۔ آن پڑھ لوگوں کو اس بات کی حقیقت تو سمجھ میں آتی نہیں ان بیچاروں نے سوچا کہ آخر آپ زندہ مدار کیوں مشہور ہوئے اور ولیوں میں تو کوئی زندہ ولی مشہور نہیں ہوا۔ غالباً آپ زندہ دفن کر دیے گئے ہوں گے بس یہ سمجھکر اپنے دماغ سے یہ بات گڑھکے بڑے جوش ومحبت میں بیان کرنے لگے اور لوگوں کو یہ سمجھانے لگے کہ دنیا میں ہر شخص کو اپنی زندگی پیاری ہوتی ہے مگر آپنے باوجودیکہ قدرت رکھتے ہوئے یعنی قبر میں آنکھیں کھولدیں اگر چاہتے تو نکل آتے لیکن آپنے موت پسند فرمائی۔ مگر یہ لوگ یہ نہ سمجھے کہ اتنا زبردست ولی اللہ کہ جس نے پانچسو چھیانوے ۵۹۶ برس کی زندگی پائی ہو جس نے لاکھوں مردہ دلوں کو زندہ کرکے نور ایمان بھر دیا ہو وہ ایک ایسی ناجائز موت کہ جو خودکشی کے جرم میں عائد ہو اور ہمیشہ ایسی موت پہ خدائے تعالیٰ کا عذاب نازل ہو پسند فرمائے معاذ اللہ معاذ اللہ۔ اگر آپکو زندہ مدار کی زندگی کی حقیقت معلوم کرنا ہو تو رسالہ المدار کے تیسرے اڈیشن کو ملاحظہ فرمائیں۔

کی حقیقت معلوم ہو جائیگی خلاصہ یہ ہے کہ ہر اولیائے کیار میں حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ خصوصیات ہوتے ہیں. چنانچہ یہ خصوصیت خاص آقا مولی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو آپ حیات النبی کے لقب سے مشہور ہیں حضرت شاہ مدار کو عطا ہوئی غرض حضرت شاہ مدار صاحب کے وصال کے بعد جب یہ خبر وحشت اثر رفتہ رفتہ شہر جونپور میں سلطان ابراہیم شاہ کو پہونچی اسکو اپنے مرشد برحق کے انتقال کا بڑا صدمہ ہوا اور اپنے ساتھ وزراء وامراء وارکان دولت معہ سپاہ ہمراہ رکاب لیکر مکن پور شریف حاضر آستانہ ہوا اور بعد فراغت فاتحہ خوانی وغیرہ کے آپکا روضہ مبارک اور چہار دیواری بنوائی اور گنبد پر ایک پیتل کا کلس نصب کرادیا بعد چند دنوں کے حضرت مکن خاں رحمتہ اللہ علیہ کے دلمیں یہ خیال پیدا ہوا کہ اتنے بڑے شہنشاہ کے روضہ منورہ پر پیتل کا کلس زیبا نہیں دیتا ہے اگر سرکار زندہ شاہ مدار اس خادم کے حق میں دعا کردیں تو کوئی مشکل نہیں ہے مگر یہ اس سخت ترین ارادے سے مایوس ہو گیا ایک روز رات میں حضرت مکن خاں نے خواب میں کیا دیکھا کہ حضرت شاہ مدار صاحب میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اے مکن جب تیرے پاس خرچ اخراجات سے پیسے بچیں تو ایک گڑھا کھود کر اس میں ایک مٹکی گاڑ دے اور وہ پیسے اسمیں ڈالدیا کر اللہ نے چاہا تو تیری دلی مراد پوری ہوگی جب صبح ہوئی تو مکن خاں گھسیر نے وہی عمل کیا اور کئی برس تک مٹکی میں پیسے ڈالتا رہا اتفاق وقت حضرت مکن خاں کے یہاں کئی وقت سے فاقہ تھا کسی نے انکی گھاس کسی قیمت پر نہ خریدی تو بہت مایوس ہوئے اور اپنی بیوی سے کہنے لگے کہ جو حضرت شاہ مدار صاحب کے نام پر پیسے مٹکی میں ڈالا ہے اسمیں سے حسب ضرورت لے آ. اسلیے کہ جان رکھنا فرض ہے بیوی نے حکم کی تعمیل فرمائی اور جب مٹکی میں ہاتھ ڈالا تو مٹکی ملبب ٹھوس سونے کی تھی عورت نے میاں کو آواز دی اور کہا کہ یہ کیا ماجرا ہے کہ مٹکی تو کسی ٹھوس چیز سے بھری ہے مکن خاں کو وہ بات سرکار زندہ شاہ مدار کی یاد آئی اور فوراً بڑی مسرت کے ساتھ اس مٹکی کو اکھیڑ لائے دیکھا تو نہایت عمدہ سونا ہے جب وزن کیا تو سوا من سونا تھا. آپ اس فکر میں ہوئے کہ میں غریب آدمی ہوں اگر اس سونے کو لیجا کر سنار کے سپرد کر دوں کہ کلس بنادے اگر وہ ہضم کر گیا تو میں کیا کر سکتا ہوں یا اگر حاکم وقت کو پتہ لگ گیا تو دفینہ سمجھ کے لیجائیگا اسی فکر میں تھے کہ ایک سوداگر نے آواز دی اور کہا کہ خانصاحب مجھکو گھاس کی سخت ضرورت ہے آپنے ساری گھاس اسکے ہاتھ فروخت کر کے اپنے بچوں کے لیے کھانے پینے کا سامان لاکر بڑے آسودہ ہو کر کھانا کھایا اور اللہ پاک کا شکریہ ادا کیا مگر کلس کے بنوانے کیلئے ایسا بڑے سوچ میں تھے فوراً یہ خیال گزرا کہ سجادہ وقت کی خدمت میں چلکر یہ کیفیت سنائیں اور انکے ذریعہ سے کلس بنوا کر اپنی مراد کو پہونچیں چاہا کہ ادھر

مکن خاں سجادہ نشین کی خدمت میں حاضر ہوکر کل احوال سے خبردار کیا اور وہ سونا سجادہ کے ذریعہ سے سنار کے یہاں پہونچا اور ایک نہایت عمدہ کلس تیار ہوا حضرت مکن خاں نے پہلے والے کلس کو علیحدہ کرکے اور اس کلس کو اپنے ہاتھوں سے سرکار کے روضۂ منورہ پر نصب کردیا اور دلی تمنا پوری ہوئی جب گنبد کا کلس خاص و عام میں مشہور ہوا تو فوراً حضور کی وہ بات یاد آئی کہ میرے بعد تجھ سے ایک ایسی یادگار قائم ہوگی کہ زمانہ دیکھکر تجھکو یاد کرے گا پس وہ بڑی خوشی میں کچھ ایسا کہتا تھا شعر

ایمان کی ضیائے طور افگن اس گنبد جلوہ بار میں ہے
کونین کی دولت قطب جہاں موجود تیری سرکار میں ہے

الحاصل اگر آپکو یہ مفصل حال دیکھنا منظور ہو تو کتاب مرقع درگاہ شریف دار النور مکن پور سے حاصل کرکے ملاحظہ فرمائیں فقیر کا منشا سرکار کے حالات لکھنے کا نہیں ہے بلکہ اصل مقصد اشعار منقبت لکھنے کا ہے میں نے موقع بموقع چند حالات سرکار کے مختصراً نثر میں پیش کردیے اگر زندگی باقی رہی تو انشاء اللہ تعالیٰ دوسری کتاب میں مفصل حالات قلمبند کروں گا۔

منقبت شریف

(خلیفہ طریقت حافظ ایوب صاحب انصاری طبقاتی مداری موضع ہوبیا)

اے مدار دو جہاں سنئے فسانہ میرا
دوست کوئی نہیں دشمن ہے زمانہ میرا

سنئے اے قطب جہاں پردے سے باہر آکر
سخت پر درد ہے سرکار ترانہ میرا

بحر ہستی میں یہ ہر چند غریق غم ہے
پھر بھی آسان ہے شہا تمکو ترانہ میرا

میں یہ سمجھوں مجھے حاصل ہوئی معراج کمال
آپکے در پہ جو ہو جائے ٹھکانہ میرا

ہجر میں آپکے بیچین ہے یہ خستہ جگر
دم نکل جائے نہ اے قطب زمانہ میرا

لو بلا جلد مجھے روضۂ اقدس پہ حضور
تمکو منظور ہے گر شاہ بلانہ میرا

لاکھ تدبیریں عدو کرتے ہیں مجھ پر لیکن
ہے بڑا سخت تیرے در سے ہٹانہ میرا

سلسلہ آپکا قائم ہے رہیگا قائم
ناروا ہے تجھے کمبخت ستانا میرا

ہمیں ہو آپکے فیضان ایسا بیخود
دوستو ہو گیا مشکل ہی جگانہ میرا

حافظ ایوب کی کشتی ہے بھنور میں آقا
تجھکو آسان ہے طوفاں سے بچانہ میرا

غزل

محبت کا یہ سارا گلستاں ہے
وگرنہ چشم پر آب فغاں ہے

... شمع کو ...
مشتم شبنم جو صاحبہ لال ہے

...یم ہیں سر خمیدہ — محبت کی یہ ساری داستاں ہے
منصور نے سولی پہ چڑھکر — وصال حق کی ساعت بیگماں ہے
...بت تھی خدا کو مصطفےٰ سے — تصدق اس پہ سارا جہاں ہے
شب معراج کی زور روانی — خدائے پاک کی شاں عیاں ہے
محبت فیض رکھ آلِ نبی سے — کہ ارشاد رسول مقبلاں ہے

خلیفہ طریقت منشی حبیب اللہ صاحب طبقاتی مداری پٹواری سکنہ موضع کھنڈارہ پیلی بھیت

منقبت شریف

اے شہ پیر ہدیٰ سید بدیع الدین مدار — پیشوائے اولیاء سید بدیع الدین مدار
آمدی در ہندستاں باعث تبلیغ کل — کرد دینِ مصطفےٰ سید بدیع الدین مدار
قرۃ العین نبی لخت جگر مولا علی — ہست خاصانِ خدا سید بدیع الدین مدار
...پرچرخِ ولایت مشعلِ راہ طریق — معدنِ فیض رسا سید بدیع الدین مدار
واصل رب علی حاصل مقامِ صمدیت — باعث فخر ولا سید بدیع الدین مدار
اشکبارم بیقرارم آمدم درگاہِ تو — کن کرم بہرِ خدا سید بدیع الدین مدار
اے قسیم دین ملت ماہر قرآن پاک — پیشوا و رہنما سید بدیع الدین مدار
عالم علم لدنی واقفِ اسرارِ حق — حاملِ صبر و رضا سید بدیع الدین مدار
...ست دارد مداری ابن حبیب دلفگار — علم عرفاں کن عطا سید بدیع الدین مدار

منقبت شریف در شان حضور سیدنا سید غوث اعظم محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ

منقبت شریف

بغداد کے ہر ایک کوچہ میں اللہ کی رحمت ہوتی ہے — مقبول دعائیں ہوتی ہیں ایمان میں برکت ہوتی ہے
سلطانِ زماں جھک جاتے ہیں دربار میں تیرے اے آقا — دارین کی نعمت ملتی ہے ہر کام میں نصرت ہوتی ہے
جو عشق محبت سے تیرے دامن کو لپٹ کر مٹ جائے — منظور نظر وہ ہوتا ہے ہر گام پہ عزت ہوتی ہے
جب چشمِ کرم ہو جاتی ہے مولا کی غلاموں کے اوپر — سب رازِ خفی کھل جاتے ہیں ایمان میں جلوت ہوتی ہے
یارانِ طریقت سے تیرے رکھیگا عداوت جو کوئی — مردود ازل وہ ہوتا ہے اللہ کی نفرت ہوتی ہے

ہم چین و سکوں سب کھو بیٹھے اے غوث تمہاری فرقت میں ۔۔۔ آجاؤ ذرا پردے سے ادھر ہر چیز ۔۔۔
اے غوث جہاں للہ ذرا تو اپنا بنالے دیوانہ ۔۔۔ سنتا ہوں تیرے دیوانوں کو میزان ۔۔۔
جو نقش قدم پر ہو تیرے اللہ کی رحمت ہو اس پر ۔۔۔ ورنہ یہ سمجھ لے اے ناداں بیکار محبت ۔۔۔
اس فیض مداری کا آقا پڑ در دیہ ایک افسانہ ہے ۔۔۔ سنلو کہ زمانہ اب تو بدعت ہیں بھی جدت ہو ۔۔۔

دیگر

دربار تمہارا شاہانہ یا عبد القادر جیلانی ۔۔۔ ہے باغ جناں کا کاشانہ یا عبد القادر جیلانی
او واقف راز عرفانی او ماہر سرّ یزدانی ۔۔۔ تو اپنا بنالے دیوانہ یا عبد القادر جیلانی
قسمت ہی میری برگشتہ ہے امداد ذرا فرما جاؤ ۔۔۔ ہو جاتا ہے اپنا بیگانہ یا عبد القادر جیلانی
ایک جام شراب الفت کا آقا تو مجھے پلوا دینا ۔۔۔ ہو جاؤں میں تیرا مستانہ یا عبد القادر جیلانی
الفت کا جو سچا مقصد ہے تیرے نقش قدم سے وابستہ ۔۔۔ ورنہ یہ ہے سارا افسانہ یا عبد القادر جیلانی
توحید کا چشمہ جاری ہے بغداد کے ہر ایک کوچہ میں ۔۔۔ ایک جام مجھے بھی پلوانا یا عبد القادر جیلانی
دامان قبا میں لے اپنا اس فیض حزیں خستہ دلکو ۔۔۔ ہو حشر کا جسدم ہنگامہ یا عبد القادر جیلا

منقبت شریف در شان حضور سیدنا خواجہ معین الدین چشتی سنجری اجمیری رضی اللہ عنہ

منقبت شریف

دکھا دو شان روحانی معین الدین اجمیری ۔۔۔ پلا دو جام عرفانی معین الدین اجمیری
تمنا ہے میرے دل میں اگر منظور ہو جائے ۔۔۔ بنا لو اپنا دربانی معین الدین اجمیری
تصور میں تعشق میں تردد میں تجسس میں ۔۔۔ بڑھی جاتی ہے دیوانی معین الدین اجمیری
ہزاروں نامرادوں کی تمنائیں بر آری کیں ۔۔۔ کہ ہو محبوب رحمانی معین الدین اجمیری
جھکا دیں گردنیں اپنی سلاطین زمانہ نے ۔۔۔ تمہارا در ہے سلطانی معین الدین اجمیری
نبی کے لخت دل ہو کر علی کے لاڈلے بنکر ۔۔۔ ہوئے محبوب سبحانی معین الدین اجمیری
لگا رہتا ہے ڈر اتنا کہ محشر میں کہیں مجھکو ۔۔۔ نہ ہو جائے پشیمانی معین الدین اجمیری
عدوئے دین ملت چھا گئے ہیں تیرے کوچہ میں ۔۔۔ کرو اب آکے نگرانی معین الدین اجمیری
لبوں پر سرد آہوں نے کیا قبضہ ہے مدت سے ۔۔۔ بڑھی اب آکے حیرانی معین الدین اجمیری
ہو اگلزار احمد سے گل تر خاندان چشت ۔۔۔ مہک وہ ہی ہے لاثانی معین الدین اجمیری
برستا ہے سحاب نور ہر دم تیری تربت پر ۔۔۔ جگہ تیری ہے نورانی معین الدین اجمیری

مزہ آتا ہے اس فیضِ حزیں کو رات دن اسمیں — کرے تیری مدح خوانی معین الدین اجمیری

منقبت شریف در شان حضرت سیدنا سید علاء الدین صابر کلیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بگڑی ہی میری بنادو سرکار میرے صابر — کشتی میری لگادو تم پار میرے صابر
شیدا ہوں میں تمہارا لِلّٰہ میرے آقا — جلوہ مجھے دکھادو اکبار میرے صابر
پھرتا ہوں مارا مارا اُس دُھن میں میرے مولا — اپنا مجھے دکھادو دربار میرے صابر
پژمردہ ہیں ہیں دنیا کی ظلمتوں سے — دلکی میری کھلادو پھلوار میرے صابر
اُجڑا میرا وطن ہے پُرخار ہو کا بن ہے — بستی میری بنادو گلزار میرے صابر
کِھلجائیں دلکی کلیاں بنجائے میری بگڑی — الفت کا تم پہنا دو اک ہار میرے صابر
دیتا ہوں واسطہ میں قطب مدار دیں کا — کلیر مجھے دکھادو اکبار میرے صابر
میں فیض ہوں مداری تم بھی ہو میں واری — سارا فدا ہے تم پر گھربار میرے صابر

منقبت در شان حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون سجادہ نشین حضرت قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ

منقبت شریف

مہرباں تجھ پہ ہے رحمان یا خواجہ ارغون — ہو میں آپ پر قربان یا خواجہ ارغون
جانشین خاص ہو سرکار بدیع الدین کے — عالم عامل قرآن یا خواجہ ارغون
لاعلاجوں کو شفا ہوتی ہے در سے تیرے — درد دکھ کے ہوئے درمان یا خواجہ ارغون
سیکڑوں ہوگئے ابدال تیرے وابستہ — ہے ابھی تک تیرا فیضان یا خواجہ ارغون
ہیں بھتیجے بھی شہ قطب جہاں کے آقا — اس لیے میں ہوں ثناخواں یا خواجہ ارغون
جسکو چاہت ہو میری کرلے شریعت پہ نظر — ہے یہی آپ کا فرمان یا خواجہ ارغون
پھر تیرے در پہ جبیں اپنی جھکادے فیض — ہے یہی دل میں بڑا ارمان یا خواجہ ارغون

منقبت در شان حضرت محمد شیر صاحب عرف شاہجی میاں پیلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہ

منقبت شریف

سنادوں غم کا افسانہ تمہیں شاہجی میاں اپنا — دکھادوں دلکا ویرانہ تمہیں شاہجی میاں اپنا
جگر پارہ دل خستہ بہر دو چشم زار دیدہ — نظر کرتا یہ نذرانہ تمہیں شاہجی میاں اپنا
تمہارے جذب الفت کا مجھے اندازہ کیا ہوگا — ہر ایک کہتا ہے دیوانہ تمہیں شاہجی میاں اپنا
نہ آئے جبین مرقد میں میرے اعمال ہیں ایسے — دکھادوں جسکو پروانہ تمہیں شاہجی میاں اپنا

تڑپتے کس لیے میخوارتم دربار عالی پر ۔۔۔ بتا دیوینگے میخانہ تمہیں شاہجی میاں اپنا
محبت کی حقیقت پر اگر رکھدے قدم اپنا ۔۔۔ دکھا دیوینگے کاشانہ تمہیں شاہجی میاں اپنا
اگر جذبات الفت جبکہ دل میں شعلہ افگن ہو ۔۔۔ بنا لیویں گے پروانہ تمہیں شاہجی میاں اپنا
شمع کی گر کشش پر موت سے تو بے خطر ہو جا ۔۔۔ بنا لیویں گے پروانہ تمہیں شاہجی میاں اپنا
میں آیا عشق کی ہستی میں گر منظور ہو اتنا ۔۔۔ دکھادوں دم نکلجا نہ تمہیں شاہجی میاں اپنا
سنا ہے در اقدس پہ جا کر فیض کو اتنی ۔۔۔ قصیدہ ہے یہ سنوانہ تمہیں شاہجی میاں اپنا

منقبت در شان حضرت سید مدار عرف سید میاں رحمۃ اللہ علیہ مکنپوری مزار اقدس موضع کھجریا ضلع پیلی بھیت

منقبت شریف

بارہیں حضرت سید کے اللہ کی رحمت ہوتی ہے ۔۔۔ ہر سمت سے انکی تربت پر انوار کی کثرت ہوتی ہے
اے قطب جہاں کے نور نظر تیری چشم عنایت کے صدقے ۔۔۔ غمگین دلوں میں کثرت سے سرشار مسرت ہوتی ہے
دریائے شراب عرفانی بہتا ہے تمہارے کوچہ میں ۔۔۔ اس واسطے بادہ خواروں کو سرکار سے الفت ہوتی ہے
جو در پہ تمہارے اے آقا با حسن عقیدت آتا ہے ۔۔۔ ایمان مصفیٰ ہوتا ہے اور قلب میں جلوت ہوتی ہے
اب چین نہیں پڑتی مجھکو آجاؤ ذرا پردہ سے نکل ۔۔۔ ہر چیز کی عادت ہوتی ہے ہر کام کی مدت ہوتی ہے
کیوں بھیڑ لگی ہے سید کے دربار مقدس کے آگے ۔۔۔ آتا ہے وہی در پر اسکے جسکو کہ ضرورت ہوتی ہے
ہے فیض تمہارا لاثانی عطیہ ہے مدار اعظم کا ۔۔۔ واللہ پکڑتے ہی دامن اللہ سے نسبت ہوتی ہے
پاتے ہیں مرادیں جو اس جا یہ فیض ہے قطب عالم کا ۔۔۔ بے فیض جو کوئی ہوتا ہے کیا اسمیں یہ قدرت ہوتی ہے
اے صاحب مرقد تیرے سبب جاگی ہی کھجریا کی قسمت ۔۔۔ سوتا ہے تو اس جا گنبد میں مخلوق پہ نصرت ہوتی ہے
ہو آل نبی اولاد علی پھر کیوں نہ رکھوں تم سے الفت ۔۔۔ دشمن جو تمہارا ہوتا ہے اللہ کی نفرت ہوتی ہے
سادات مشرع کے ہوتے ہم غیر کا دامن کیوں پکڑیں ۔۔۔ پانی ہو تیمم کی حاجت مسئلہ میں کبھی حاجت ہوتی ہے
اس فیض مداری کو آقا اکبار ذرا بلوا لیجئے ۔۔۔ سنتا ہوں تمہارے روضہ پر ایمان میں برکت ہوتی ہے

چند غزلیات در مدح حاجی صاحبان

حاجی بشیر احمد صاحب موضع بدھولیا کی تشریف آوری کے وقت

انوار الٰہی سے روشن یہ عرش معلیٰ دیکھ آئے ۔۔۔ صحرائے عرب کے گلشن میں فردوس کا نقشہ دیکھ آئے
وہ آئے محمد کے عاشق محبوب خدا کے متوالے ۔۔۔ وہ ختم رسل کے روضہ پہ باران تجلی دیکھ آئے
قربان کروں میں جان و دل حجاج کے ایسے قدموں پر ۔۔۔ جن قدموں سے طیبہ میں جاکر دربار مجلی دیکھ آئے
ان ہاتھوں پہ تھامہ ہی جا کر روضہ کی سنہری جالی کو ۔۔۔ ان آنکھوں سے دونوں عالم کے سرکار روضہ دیکھ آئے
یہ جسم طواف کعبہ سے سیراب ہوا اللہ اللہ! ۔۔۔ یہ ارض حرم کے ذروں میں قدرت کا تماشا دیکھ آئے

ہیں انکی ہمت پہ دکھ درد میں منزل طے کرکے — کعبہ کو گئے اور پھر چل کر کعبہ کا کعبہ بھی دیکھ آئے
حاجی تمہاری قسمت پہ ہیں کیوں نہ کیوں سبحان اللہ — طیبہ کی فضائے رحمت کو اور گنبد خضریٰ دیکھ آئے
ان پائے مبارک کے صدقے جو کوہ صفا مروہ دوڑے — جاری ہے جو ارض طیبہ میں زمزم کا وہ دریا دیکھ آئے
یہ شان سفر سبحان اللہ تھا لب پہ رواں اللہ اللہ — طے کرکے سمندر کی موجیں گلزار مدینہ دیکھ آئے
مکہ پہونچے کعبہ دیکھا حج کرکے مدینہ بھی دیکھا — دربار میں کملی والے کے توحید کا جلوہ دیکھ آئے
اس فیض مداری کو مولا گلزار مدینہ دکھلائے — کھلجائیں امیدوں کی کلیاں اکبار جو روضہ دیکھ آئے

حاجی بدلو صاحب موضع بدہولیا کے جبوقت مدینہ منورہ سے واپس ہوکر دوبارہ مکہ معظمہ تشریف لائے تو وہیں انتقال ہوگیا جو ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۶ء تھے۔

غزل

ہے مچی دھوم کہ حجاج مدینہ آئے — دیکھ کر آج وہ کوئے شہ بطحا آئے
ہے کہیں شور کہ شیدائے مدینہ آئے — مرحبا آج وہ مہمان مدینہ آئے
غل ہوا دیکھو محبان محمد آئے — کیا عجب شان سے مشتاق مدینہ آئے
کرکے وہ سیر گلستان مدینہ آئے — دیکھو تو آج غلام شہ بطحا آئے
صدقے ہو جاؤں میں ان آنکھوں کے جا کر جنہے — دیکھ کر نور محمد کا تجلی آئے
چوم لوں پائے مبارک کہ یہ اپنے چل کر — دیکھ کر صل علیٰ گنبد خضریٰ آئے
یہ مبارک ہے سفر ان پہ خدا کی رحمت — دیکھ کر آج یہ سرکار کا روضہ آئے
پہونچے کعبہ میں بھی عرفات میں جا کے کیا — جاکے پھر دیکھ یہ گلزار مدینہ آئے
پی کے زمزم ہوئے سیراب بجھائیں پیاس — دیکھ کر کوہ صفا اور یہ مروہ آئے
اترے حجاج سفینہ سے تو دل نے یہ کہا — جلد اب بار دگر سرکار مدینہ آئے
ہے دعا دل کی کبھی فیض مداری یا رب — دیکھ کر شمع شبستان تجلی آئے

دیگر

ہو مبارک تمہیں حاجی کہ مدینہ دیکھا — جلوہ افگن ہے جہاں بزم تجلی دیکھا
عرش سے آکے فرشتے جہاں پڑھتے ہیں درود — اپنی آنکھوں سے وہاں نور برستا دیکھا
جس کی قرآں میں خالق نے قسم کھائی ہے — اس زمیں پر شہ لولاک کا روضہ دیکھا
ترک دنیا کو کیا یاد محمد کو کیا — آتا سید صفا میں جب تم نے سفینہ دیکھا
ہے نصیب اسکا فزوں اور مقدر اس کا — جس نے اکبار بھی گلزار مدینہ دیکھا
ہو مبارک انہیں صد آفریں اللہ اللہ — جاکے کس شان سے سرکار کا روضہ دیکھا
ان پہ برسے ہیں صبح شام کرم کے جھالے — جلوہ گر نور مجسم کا خزینہ دیکھا

نورِ ایماں سے ہوا سینہ منور ان کا — آبِ کوثر کا بھرا جام چھلکتا دیکھا
ہائے افسوس کہ ہے فیضؔ بڑا بد قسمت — عمر ساری گئی بیکار نہ طیبہ دیکھا

فضیلت ماہِ رمضان مبارک

ہر ایک زباں پہ جاری ہے اب رخصت ماہ رمضان ہے — افسوس یہ ہم کچھ نہ کر سکے اب رخصت ماہِ رمضان ہے
اک سال سے خواہش رمضان تھی تب ماہ مبارک آیا تھا — کھلی نہ کلی میرے ارمان کی پھر رخصت ماہِ رمضان ہے
جب ظاہر چاند ہوا اس کا تب شور مچا اللہ اللہ — روشن تھا مکاں ہر مومن کا کیا شہرت ماہ رمضان ہے
ہر روز تراویح پڑھتے تھے ہر روز نقارے بجتے تھے — کیا لطف بیاں ہو سحری کا کیا شوکت ماہِ رمضان ہے
کیا شان تراویح بھی ہو لا کیا شان محمد صلی اللہ — ہے اجر بڑا فرضوں سے سوا کیا رفعت ماہِ رمضان ہے
کیا لطف تھا کھانے میں پانی کا مزہ کیا شیریں تھا — وہ صبر سکوں اللہ اللہ کیا لذت ماہ رمضان ہے
صد حیف ہے اُن لوگوں کیلئے جو لوگ نہ روزہ رکھتے تھے — گر زیست رہی پھر پائیں گے پھر رخصت ماہ رمضان ہے
اے فیضؔ ذرا تو جا کر کے سرکار کی عزت تو دیکھئے — روزہ یہ و لیکن ہے روزہ کیا الفت ماہ رمضان ہے

در بیان ظہور کرامات از جد طریقت حضرت مولانا شاہ ولی حسن صاحب جعفری طبقاتی مداری ازغوری مکنپوری رحمۃ اللہ علیہ بالک چکنا محل

لکھتا ہوں ایک واقعہ اس شہسوار کا
پہونچے جو کن پور کہ موضع کا نام تھا
دیکھا جو اس مرید نے اپنے امام کو
شکرانے کی ادا بھی کری دو رکعت نماز
گردش سے آفتاب جب آیا زوال پر
جاؤ نگا میں یہاں سے اجازت تو دیجئے
روکوں گا آج شاہ کو جانے نہ دونگا میں
رہوار میرے واسطے قال و قیل ہیں
کہنے لگا مرید میں حاضر کرونگا سب
سرکار کی خواہش سبھی دیجا ؤنگا سوا
[illegible] ہی سے سارا حال بھی کہہ سنا دیا
[illegible] لگا [illegible]
[illegible] ہاں سے سید سادہ بازار کو گیا
[illegible] بہتر ہی یہ خوب ہو گیا آیا جو وقت شام

یعنی ولی حسن شہ عالی وقار کا
رہتا تھا ایک مرید شہ نامدار کا
با شاد وہ کے ہاتھ اٹھایا سلام کو
چوپال میں بٹھایا پھر اپنے امیر کو
شہ نے نماز کی ادا اپنے حال پر
چلنے کے واسطے ہوئے تیار ذی شعور
جو کچھ بھی نان خشک ہے حاضر کرونگا میں
رہتا خیال انکا سبھی صبح و مسا مجھے
دانہ بھی اور چارہ بھی لا کر رکھونگا سب
القصہ کر دیا وہاں سرکار نے قیام
مہماں نوازی کا اُسے نقشا بتا دیا
اس دن تھا ہاٹ جام کا موضع تھی تین کوس
شہ نے نماز ہی گزاری ابشاد کا کام

ریلو پہ تھے سوار ایک خادم بھی ساتھ تھا
قادر بخش لوہار کہ یہ اس کا نام تھا
کرکے مصافحہ دست بھی چومے بصد نیاز
خاطر سے شاد کر دیا اس بے نظیر کو
بعد ازاں مرید سے فرمایا آپ نے
کہنے لگا مرید نہ جائیں گے اب حضور
فرمایا آپ نے یہ جو تانگے کے بیل ہیں
بس انکا پیٹ بھر دے یہ ہی مدعا مجھے
فضلِ خدا سے دانہ ہے گھر میں بھرا ہوا
قادر وہاں سے اٹھ کے گئے گھر بصد خرام
بیلوں کے دانہ چارہ کا بھی حال کہہ دیا
پہونچا وہ تھا بزرگ نکلے سے قدموں
آخر غلام پہونچا جو قادر بخش کے گھر

عورت سے دانہ مانگا تو بولی وہ بے خطر
خادم نے جو سنا تو غضبناک ہو گئے
کہنے لگے کہ قادر نے روکا مجھے یہاں
عورت بھی بد عقیدہ بزرگان دین سے
جانا جو چاہتے ہو ابھی کچھ نہ دور ہے
کہنے لگا حضور سے با عجز و انکسار
اس واسطے غلام کے دل میں ملال ہے
بیوہ بھی یہ مرید شہ با وقار کی
جاتے کہاں ہو جبکہ شروع ہو چکی ہے رات
کہنے لگی غریب ہوں رنڈیا ہوں میں ضرور
قطب جہاں کے نور نظر با وقار نے
کچھ دیر بعد آیا وہ لوہار اپنے گھر
آقا کہاں گئے مرے دلبر کہاں گئے
آخر بیچارہ سنکے وہ غمگین ہو گیا
بستر پہ اپنے لیٹ کے چپ چاپ سو گیا
خادم بھی رہلو جوڑ کے تیار ہو لیا
چلنے کی اسکی آپنے پرواہ ذرا نہ کی
قدرت خدا سے لگ گئی قادر کے گھر میں آگ
دوڑے بجھانے آگ سب اہل بہیڑی[۵]
پھوٹے سبو رہے جل گیا آخر کو سارا اناج
آخر خیال آ گیا اس تیرہ بخت کو
الٰہی یہ مجھ سے ہو گئی اتنی بڑی خطا
پھر خیال آ گیا بچوں کو دیکھ کر
حال سر نہ اپنے پرائے کو دی خبر
اہل کلام ایکدن مرے سرکار خوش انام
قصہ لگا سنانے وہ قلب ملول کے

دانہ نہیں ہے پاس فقط چارہ لیجیے
سنکر زبان حر پہ خشمناک ہو گئے
ورنہ میں جا رہا تھا کسی اور گاؤں میں
لیکن یہ راز تھا چھپا اہل یقین سے
خادم وہاں سے لوٹا جو بستہ اپنا موڑ کر
عورت ہے بد عقیدہ بزرگوں سے بیشمار
سنکر حضور چل دیے رہلو پہ بیٹھ کر
دوڑی شتاب بیلوں کی رسی کو تھام لی
خادم نے سارے حال سے آگاہ کر دیا
لیکن یہاں سے آگے نہ جائیں گے اب حضور
بیوہ نے دانہ چارہ بھی لا کر کے دے دیا
دیکھا کہ پیر ہیں نہیں خالی پڑا ہے در
کہنے لگی تمہارے بھی جانے وہ چل دیے
فرقت میں اپنے پیر کی بیچین ہو گیا
آخر صبح کو اٹھتے ہی سرکار خوش انام
آقا کو پھر بٹھا کے اسی وقت چل دیا
موضع سے چل کے آپ بڑھے تھوڑی دور پر
تب جا لگی عورت کے سب اپنا گھر میں آگ
بجھتی نہ تھی یہ آگ کہ پھر اٹھا
سب مٹ گیا مکان کا جھاڑو بھی نہ بچا
عورت کی تنگ نار کو اور بھی شکست کو
سنکر لوہار بھر گیا غصہ سے اس قدر
خاموش ہو گیا وہ سمجھدار با ہنر
لیکن خیال پیر کا رہتا تھا صبح شام
قادر کو مل گئے جو بہیڑی میں اہل کلام
رو رو کے اپنا حال زبوں سب سنا دیا

پھونکے جو بیل ہوں تو انہیں جلد دیجیے
خادم تھے پٹھان بھلا تا اب پھر کہاں
اس وقت میں نہ آتا تیرے ایسے داؤں میں
کہنے لگی ابھی تو فلک پر بھی نور ہے
فوراً تیار ہو گیا رہلو کو جوڑ کر
دیکھا نہ اسنے آپکی عزت کا خیال ہے
آگے بڑھے تو ایک تھا بیوہ کا اپنا گھر
کہنے لگی بتائیے یہ جلد مجھ کو بات
بیوہ کا سنکے آنکھ سے آنسو ٹپک گیا
آخر قیام کر دیا اس نامدار نے
آقا غلام دونوں کو خرسند کر دیا
پوچھا جو اپنی بیوی سے رہبر کہاں گئے
رکا ہوا تھا میں نے مگر وہ نہیں رکے
کھانا نہ کھایا اس نے زبانی ذرا سا
فارغ ہوئے نماز سے لیکر خدا کا نام
موسم تھا ماہ پوس کا سردی بڑھی ہوئی
پہنچے سڑک پہ پہنچے تھے آقائے نامور
چلنے لگے کہ ہر طرف اٹھے زور شور سے
آخر بجھانے والے بھی تھکے نہ اسکے
قدرت خدا کی دیکھیے ہمسائے بچ گئے
کہنے لگی وہ ماجرا اس دلکو تھا
چاہا کہ اسکو کر دوں ابھی گھر سے دربدر
کرکے وہ صبر و شکر رہا اپنے بیٹھ گھر
اس حال میں وہ کرتا تھا اپنی عمر تمام
قدموں پہ آ کے گر پڑا ابن رسول کے
آقا غلام دونوں کا دل بھی ہلا دیا

[۵] بہیڑی یہ قصبہ ہے ضلع بریلی میں

کہنے لگا وہ قادر فرخندہ نیک فال
چلنے میں اب دعا کرو بہر کبریا
دو تین سال بعد جو پہنچے شہ انام
غلطی معاف ہوگئی اس خوش نصیب کی
یہ واقعہ بھی ہوگیا پینتیس ۳۵ سال کا
اس نائب رسول کی دیں پناہ کی
اُنیس سو اڑتیس ۱۹۳۸ء تھا عیسوی یہ سن
اللہ ان کو رکھے گا آفت بلا سے دور
سب مشکلیں بھی دور خدا انکی کریگا
محشر میں تاکہ راضی ہوں دلبند اولیا

آقا ہماری بیوی پہ ہو جائے اب خیال
آخر قصور معاف کیا بے نظیر نے
قادر نے خوب خاطر سے رکھا بصد خرام
ہوتا ہے رحم رحمت عالم کی آل کو
سنتا تھا میں غلام سے اکثر یہ ماجرا
تھا ماہ ربیع الاخر مشہور گیارہویں
دنیا ستر کر گئے محبوب پنجتن
رکھتے جو ہوں رسول کی عزت سے واسطہ
دنیا اور دین دونوں میں باشاد رہیگا
موضع تو لکھ چکا ہوں پتہ اتنا ہی باقی

سارا قصور معاف کرو بد خصال کا
جانے کا وعدہ کر لیا اس دستگیر نے
عورت بھی جا کے آپکے قدموں پہ گر پڑی
پھر کیوں نہ ہم نثار کریں اپنے مال کو
سن لیجئے وصال کی تاریخ شاہ کی
وقت صبح صادق تڑکا تھا بارہویں
لازم ہے سب مرید کریں فاتحہ ضرور
انکو بھی چاہیئے کہ کریں ان کا فاتحہ
رکھ فیض انکی آل سے الفت تو برملا
تحصیل بہیڑی ہے ضلع بانس بریلی

حضرت موصوف الصدر جناب سید شاہ ولی حسن صاحب مکن پوری رحمۃ اللہ علیہ جنکی یہ کرامات میں نے نظم میں قلمبند کی ہے آپ بڑے متوکل وصابر وقانع تھے۔ مزاج مبارک میں بڑی نفاست تھی سادگی بہت پسند تھی۔ ہمیشہ سادہ لباس زیب تن کیا کبھی نمود ریا ظاہرہ زیبائش کی طرف توجہ نہ کی قدم مبارک درمیانی تھا۔ رنگ گندمی داڑھی گھنی اور نحیف الجثہ تھے آپکا نسبی واسطہ حضور سیدنا سید امام حسین علیہ السلام سے اٹھائیس پشت پر واقع ہے۔ آپکا سن ولادت ۱۸۸۴ء تھا اور بارہ ربیع الثانی ۱۹۳۸ء میں وصال ہوگیا عمر شریف صرف چون سال کی ہوئی۔ آپکا مزار مقدس مکن پور شریف میں اپنے پیر ومرشد غوث زماں حضرت مولانا حاجی سید شاہ محمد حسن صاحب نور اللہ تربتہ کے مزار شریف کے قریب جانب پچھم المشہور باغ دادے میاں میں بنا ہوا ہے آپنے دو کتابیں میلاد فخر الولادت و اسرار تصوف قلمبند کیں جو غیر مطبوعہ ہیں۔ آپکے چار صاحبزادے ہیں جنکے اسمائے گرامی شجرہ میں مرقوم ہیں آپکے خادم جن کی زبانی فقیر نے یہ کرامات سنی تھی ان کا نام حاجی عبدالرحمن عرف کالے خاں تھا آپکے نمک پروردہ تھے سرکار کو ان سے بہت محبت تھی اور یہ ہمیشہ آپکے ہمراہ رکاب رہے خادم مذکور صوم وصلوٰۃ کے پابند تہجد گزار متقی اور پرہیزگار رہتے آپکا سن پیدائش سنہ ۱۸۸۹ء اور سن وفات سنہ ۱۹۵۱ء مزار موضع چپارہ متصل بہیڑی ضلع بانس بریلی عرس سالانہ ہوتا ہے لوگ بڑی عقیدت سے شریک ہوتے ہیں یہ سرکار موصوف کے خلیفہ بھی تھے سچ ہے کہ۔ ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ
۵ ... محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۶ حضرت سید جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۷ حضرت سید اسمٰعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۸ حضرت سید محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۹ حضرت سید محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۰ حضرت سید ظہیر الدین مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۱ حضرت سید بہاء الدین مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۲ حضرت سید قاضی قدوۃ الدین عرف علی حلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۳ حضرت سید محمود الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۴ حضرت سید جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۵ حضرت سید ... رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۶ حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۷ حضرت سید ابو محمد ارغون سجادہ نشین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت زندہ شاہ مدار
۱۸ حضرت سید ابوالبقا نفس رحمۃ اللہ علیہ
۱۹ حضرت سید فضل اللہ رحمۃ اللہ علیہ
۲۰ حضرت سید شاہ بابا لال دربار ی رحمۃ اللہ علیہ
۲۱ حضرت سید عبدالرحیم متولی رحمۃ اللہ علیہ
۲۲ حضرت سید عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ
۲۳ حضرت سید ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ
۲۴ حضرت سید مسیح الدین رحمۃ اللہ علیہ
۲۵ حضرت سید محمد رضا عرف راجے میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۲۶ حضرت سید محمد پناہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۲۷ حضرت سید علی حسن رحمۃ اللہ علیہ
سید محمد نور العین عرف چھٹے میاں سیدہ نورانی بیگم و سیدہ خورشید جہاں

مہر سرون...

...صاحب طبقاتی مداری ... موضع پیلا...

... حبیا سنتوک ضلع بانس بریلی. حاجی و صوفی شاہ عبدالرحمٰن صاحب...

...پور. منشی حبیب اللہ انصاری طبقاتی مداری قصبہ سنبھل ضلع بریلی.

قبلہ پیرومرشد حضرت سید شاہ نبی حسن صاحب جعفری طبقاتی مداری مدظلہ العالی کے خلفاء کے اسمائے گرامی

حضرت مولانا سید شاہ نقی حسن صاحب طبقاتی مداری مقام مکنپور شریف ضلع کانپور حضرت مولانا صوفی سید شاہ ... طبقاتی مداری ساکن مکنپور شریف ضلع کانپور. سید شاہ انوار مہتابی صاحب جعفری طبقاتی مداری ساکن مکنپور شریف ضلع کا... سید مظہر منعم صاحب جعفری طبقاتی مداری مکن پوری ضلع کانپور. صوفی سید شاہ وصی محمد صاحب جعفری طبقاتی مداری مکنپوری ... حافظ محمد ایوب صاحب انصاری طبقاتی مداری ساکن موضع بدھولیا ضلع بریلی. صوفی محمد رفاقت حسین صاحب انصاری طبقا... ساکن موضع فریدپور تحصیل بہیڑی ضلع بریلی. صوفی محمد ظہور صاحب انصاری طبقاتی مداری ساکن موضع فریدپور تحصیل بہیڑی ضلع بریلی. منشی حبیب اللہ صاحب منصوری طبقاتی مداری (پٹواری) ساکن موضع کھونڈارہ ضلع پیلی بھیت. مولوی صوفی محمد ... صاحب طبقاتی مداری ساکن موضع سھوٹی ضلع رائے بریلی. صوفی شاہ نظام الدین صاحب انصاری طبقاتی مداری ساکن موضع ... تحصیل ...گنج ضلع بریلی. صوفی شاہ علی بخش صاحب منصوری طبقاتی مداری ساکن قصبہ فتح گنج غربی ضلع بریلی. حاجی گھسیٹے خاں صاحب طبقاتی مداری ساکن موضع مہرسہ ضلع سیتاپور. حاجی حسن رضا خاں صاحب طبقاتی مداری ... موضع سمھورہ ضلع لکھیم پور کھیری. صوفی سخاوت علی شاہ صاحب طبقاتی مداری مقام موضع مہرسہ ضلع سیتاپور. امام خاں صاحب طبقاتی مداری مقام موضع سندرول ضلع لکھیم پور کھیری. فقیر محمد عمر انصاری المتخلص فیض جعفری طبقاتی مداری ساکن موضع بدھولیا ضلع بریلی مصنف کتاب ہذا. صوفی بدن چودھری طبقاتی مداری ... موضع حافظ گنج ضلع بریلی. جناب رحمت حسین صاحب طبقاتی مداری ساکن موضع پیر بہوڑہ ضلع بریلی. احمد عمر انصاری ساکن بدھولیا ضلع بریلی. صوفی محبوب علی شاہ طبقاتی المداری موضع منجھیا جاگیر ضلع بر... جمعہ شاہ صاحب ساکن موضع نبی نگر حال بہادر گنج ضلع بریلی. الطاف حسین صاحب موضع ... ضلع بریلی. حاجی ظہور صاحب موضع پیچھوڑہ ضلع بریلی. حاجی رحیم بخش صاحب و حاجی اچھے صاحب ساکن پیچھوڑہ ضلع بریلی۔

حضور سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ ع
حالات کی چند کتابیں

مدار اعظم۔ مولفہ مولانا مولوی حکیم فرید احمد صاحب عباسی نقشبندی مجددی طبیب ریاست بھیکم پور ضلع علیگڈھ

جس میں حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری تمام زندگی کے حالات وکرامات درج ہیں بے نظیر کتاب ہے۔ تقریباً ڈیڑھ سو صفحات

قیمت عار

ذوالفقار بدیع۔ مصنفہ ومولفہ جناب مولانا ومولوی سید شاہ قلب علی صاحب محدث مکنپوری اس کتاب میں سلسلہ عالیہ مداریہ کے مخالفین کا معقول جواب ہے بڑی بڑی مستند کتابوں کے ثبوت سے قلمبند ہے قیمت عہ

بدیع العجائب وذکر الغرائب

مولفہ جناب مولانا مولوی سید شاہ ذاکر حسین صاحب مکن پوری مرحوم۔ اس کتاب میں حضرت قطب المدار رض کی سوانح حیات اور مدارج ومراتب درج ہیں اور جنہیں بزرگوں نے حضرت شاہ مدار سے فیض پایا ہے سب کے معجزات درج ہیں۔ قیمت عہ

بلاد زندہ شاہ مدار۔ مولفہ جنـ مولوی سید ذوالفقار علی صاحب الـ مکن پوری۔ یہ کتاب میلاد خوان بھی دلچسپ ہے۔ اس میں حضرت ز صاحب کے مناقب میں بہترین کتاب ہے

فضائل سترہویں شریف

یہ حضرت شاہ مدار صاحب کی کراماتیں اچھی اردو زبان وستھری عبارت میں د

عرفان مدار۔ اس کتاب میں مختصر حالا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرامات خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نثر ونظم میں درج ہیں بزر مصنفہ حافظ جمیل صاحب قادری ساکن موضع سیا ضلع بر

کرامات مدار عرف قصہ بی بی نصیبہ ص

کتاب میں سرکار قطب المدار کی منقبتیں اور قصہ حضرت بی بی نصیبہ صاحبہ ہمشیرہ حضرت سید ع کا درج ہے قیمت

حریم صمدیت جس میں سرکار مدار رضا رحمۃ اللہ ومراتب درج ہیں قیمت ۸/

ملنے کا پتہ

احمد عمر طبقاتی مداری موضع بدھولیا۔ ڈاکخانہ ایزٹ نگر ضلع بریلی

نوٹ:۔ پانچ کتابیں منگانے پر محصول ڈاک معاف

الحمد للہ کہ فقیر کے دادھیال ونانھیال وغیرہ ہمیشہ سے خاندان عالیہ مداریہ شرفاً تعظیماً کے دامن ارادت تھامے ہوئے چلے آرہے ہیں چنانچہ میرے والد بزرگوار شیخ علی احمد صاحب عرف علن بخش کے پیر مرشد حافظ سید شاہ عبدالکریم صاحب عرف انگنے میاں جعفری طبقاتی مداری مکن پوری رحمۃ اللہ علیہ تھے اور میرے دادا امام بخش حسین بخش وعدالت بخش وغیرہ بھی حافظ صاحب کے آباؤ اجداد سے نسبت رکھتے تھے اور میرے نانا شیخ جمال الدین صاحب مدظلہ العالی موضع بنجھیا جاگیر میرے دادا پیر موصوف الصدر سے بیعت تھے۔ لہذا پشتہا پشت سے اسی خاندان سے وابستگی چلی آرہی ہے۔

فقیر نے ابتدا میں کتاب بنام کرامات مدار چھپوائی تھی اس میں اپنا تخلص احمد عمر رکھا تھا لیکن حضرات کو یہ تخلص ناپسند ہوا اس لیے کہ پورا نام اصول شعراء کے خلاف تھا میں نے اس کتاب کی نظموں میں تخلص فیض رکھا حالانکہ میں اس قابل نہ تھا مگر یہ سب صدقہ ہے رحمۃ للعالمین کے نور نظر حضرت سیدنا بدیع الدین قطب المدار حلبی مکن پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہ مجھ ناقابل کی سعی پوری ہوئی وما علینا الا البلاغ

غمگین دل

بسم اللہ۔ میں اپنی زندگی کے ہر لمحے بڑی مسرت سے گزار رہا تھا۔ اس طرف ماں باپ کا سایہ اس طرف بڑے بھائی کی موجودگی کوئی فکر نہ تھی لیکن مشیت الٰہی کوئی نہیں جانتا کہ کیا ہونیوالا ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت میرے بھائی مولانا محمد عمر صاحب مصنف کتاب ہذا جب اس کتاب کو مرتب کر چکے تو یکایک مرض کا لرہ میں مبتلا ہو کر انتقال کر گئے مرحوم کی موت کے بعد ہم لوگوں کی جو حالت ہے وہ محتاج بیان نہیں گھر کیا ہے ماتم کدہ ہے والد اور والدہ کی اضطرابی دیکھی نہیں جاتی شب و روز جوان اولاد کے غم میں اشکبار رہتے ہیں اولاد ہونہار گھر کا روشن چراغ ضعیفی کا عصا مگر کیا ہو سکتا ہے سوائے صبر کے کوئی چارہ نہیں خدا مجھکو اور میرے والدین وغیرہ کو صبر عظیم دے اور مرحوم کو غریق رحمت کرے میں نے مرحوم کی وصیت کے مطابق موضع گمدپور والوں کے زر کثیر صرف کر کے کتاب طبع کرادی اللہ تعالیٰ مقبول عام کر دے آمین ثم آمین۔

سن ولادت ۱۴ر مئی سنہ ۱۹۳۱ء مطابق ۱۲ر ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۹ھ یوم جمعہ۔ اور آپکا سن وفات ۱۲ر اکتوبر سنہ ۱۹۵۵ء مطابق ۲۰ر ربیع الاول سنہ ۱۳۷۵ھ یوم دوشنبہ۔ مکتوبہ فیض احمد عمر طبقاتی مداری بدھ پوری